مناقب فریدی

حصۂ دوم

مؤلفہ صوفی باصفا مرد میدانِ تسلیم و رضا عالم علم ربانی واقفِ
اسرارِ یزدانی کثیر التصانیف شاہزادہ مرزا احمد اختر
صاحب چشتی مرید حضرت مولانا اولانا خواجہ شاہ غلام فرید
صاحب فرید ثانی ظل سبحانی صاحب سجادہ کوٹ مٹھن
شریف ادام اللہ افضالہٗ و نوالہٗ

حسب فرمایش مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ صاحبان مرید
حضرت خواجہ صاحب موصوف

مطبع جاجان دہلی میں بحسن زیبائش مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آنکہ محمود و حمید ست
بذات خویش یکتا و فرید ست

چراغ گنج سخن نہد دلِ من
کہ نامش بہر ہر گنجے کلید ست

ازل سے ابد تک ہر طرح کی حمد و ثنا اوس خالق کائنات مالک موجودات کو زیبا اور شایان ہے کہ معجزات انبیا اور کرامات اولیاء آسکی قدرت کا نمونہ نما ہے۔ اشعار

ز تحتِ زمین تا بہ فوقِ فلک
چہ از جن و انس و سمار ملک

بحمد و ثنا اندر طب اللسان
چہ از با نشان و چہ از بے نشان

صلوٰۃ زاکیات و تحیات وافیات ہدیۂ روح پر فتوح رسول مقبول حبیب لبیب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر علی الاتصال تا یوم زلزال فائز ہو جیو کہ ذات فرخندہ صفات خجستہ آیات حضور پر نور کی ماہتاب ہدایت و آفتاب رسالت ہے اور باونکی آل اطہار و اصحاب اخیار پر بھی کہ ائمہ محراب ارشاد و نجوم افلاک اعتقاد ہین + نظم

حبیبِ خدا احمدِ مجتبےٰ
فروغِ کمالات و نور الہدےٰ

از و ملک دارین روشن شد ست
خس و خارہا باغ گلشن شد ست

علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
بود از خدا تا بروزِ قیام

امابعد سگ درگاہِ فریدی بندۂ احقر احمد اختر خلف اکبر محمد والا بخت میران شاہ ولیعہد حضرت ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی خاتم السلاطین گورگانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے برادران بحزرقہ کی خدمت بابرکت مین ملتمس ہے کہ یہ دوسرا حصہ مناقب فریدی کا ہے

جس مین مناقب سراسر ثواقب یادگار اقطاب زمان بدل ابدال دوران مقبول خدائے وحید حاجی حرمین شریفین حافظ کلام ربانی حضرت مولانا اولانا خواجہ بندہ پرور خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی دام مجدہ درج ہین۔

نظم

خواجہ راستان بوصف حمید	قدوۂ پاستان غلام فرید
مستجاب جناب سبحانی	کامگار و کریم دورانی
صاحب کشف و کاشف ادراک	مظہر نور حق بحلیۂ پاک
گر کسے مظہر خدا بیند	مدعی را بیار تا بیند

منقبت سی و ہشتم بعض خوارق وکرامت حضرت خواجہ بندہ پرور مولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی سلمہ الرحمانی کے بیان مین ادام اللہ افضالہ ونوالہ۔

کہ سلسلہ نسب حضرت خواجہ بندہ پرور فرید ثانی سلمہ الرحمانی کا حصہ اول مین درج ہوچکا ہی اور بزرگی اور وقعت الاہیت اسناد شاہجہانی و عالمگیری و تیمور شاہی سے ظاہر ہے کہ جو حصہ اول صفحہ ۴۶-۴۷-۴۸ مین درج ہین مگر اس جگہہ یہ امر قابل اظہار ہے کہ اجداد حضرت قبلہ سے چند پشت سلسلہ عالیہ سہروردیہ مین صاحب سلسلہ اور رشد وارشاد سجادہ وبیت کے نامزد رہے مگر حضرت سلطان الاولیا قاضی محمد عاقل قدس اللہ سرہ العزیز جو سلسلہ چشتیہ مین حضرت قبلہ عالم مولانا نور محمد صاحب مہاروی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید ہوئے اسکی دو وجہ ہین اول تو یہ کہ ازل سے حق ولنسبت حضرت کی اس ہی سلسلہ مین تہی۔ دوم یہ کہ تخم ارادت سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کا اس دودمان عالیشان مین عہد حضرت خواجہ بندہ نواز سید احمد گیسو دراز دہلوی ثم گلبرگوی رحمۃ اللہ علیہ مین جما کہ جس نے بعد ایکمدت کے عہد دولت حضرت سلطان اولیا مین نشو ونما پایا چنانچہ یہ امر دیکہنے سوانح عمری حضرت بندہ نواز سے منکشف ہوسکتا ہے کہ اجداد حضرت سے شیخ عیسے بن یوسف نے ترک امارت کرکے جب کار اصلی کی طرف رجوع کی ہے اوس ہی زمانہ مین بندہ نوازبہی وارد دہٹہ ہوکر ان کے مہمان ہوئے مگر یہ امر بایہ ثبوت کو نہین پہونچا کہ شیخ صاحبکو ارادت بندہ نواز کی خدمتمین تہی یا اور کسی بزرگ سے تاہم اتنا ضرور ہے کہ اونکی صحبت آنکے انفاس بابرکات سے فیض پایا اور

اوس ہی سوانح کے دیکھنے سے یہ بہی ثابت ہوگا کہ خوارق عادات ہمارے خواجہ بندہ پرور حضرت مولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی ادام اللہ افضالہ ونوالہ کے اکثر حضرت بندہ نواز سے مطابق ہین اور اولاد حضرت شیخ عیسے موصوف سے شیخ حسین مغفور کہ جنکے واسطے لقب مخدوم سقر رہوا اونکے کیفیت حصہ اول مین بہی درج ہوچکی ہے مگر انکو جو تقرب شاہی حاصل ہوا اوسکی کیفیت دیکہنے ہمایون نامہ اور تزک ہمایون سے اسطرح معلوم ہوئی کہ شروع ۹۴۸ھ مین حضرت ہمایون ٹہٹہ مین گئے اور وہان حسین مرزا حاکم ٹہٹہ نے انسے جنگ کرکے بہت تنگ کیا اوسوقت شیخ حسین نے بہ جمعیت اپنی بیحد برادران کورجہ کے حضرت ہمایون کی مدد کرکے داد شجاعت دیکر ناموری حاصل کی بلکہ حسین مرزا سے صلح ان ہی کی وجہ سے ہوئی اور اپنی تمام اہل وعیال کو چہوڑکر بادشاہ کے ہمراہ چندے قلعہ امرکوٹ مین رہ کر پہر ہمراہی بادشاہ ایران گئے اور چودہ برس ہمایون کی خدمت مین رہ کر بہت سے کارنمایان کئے۔ جب ۹۶۲ھ مین ہمایون پہر ہندوستان مین آئے اونکو داخل امرا کرکے امیر حسین خطاب دیا تین سال کے بعد عہد حضرت اکبر اعظم مین بوجہ نا اتفاقی وزیر الممالک نواب بیرام خان خانخانان کے ۹۶۴ھ مین ترک امارت کرکے سلسلہ سہروردیہ مین مرید ہوکر کار اصلی کی تکمیل کی فائدہ اوسی وقت سے خاندان کورجہ نے وہان سے خروج کیا پس انکی اولاد سے چوتہی پشت مخدوم شریف محمد صاحبنے کوٹ مٹھن مین متوطن ہوکر اوسکو شرف شریف بخشا۔

نظم

منبع رحمت است کوٹ مٹھن	او بدنیا است ہمچو جان بہ بدن
ریشۂ علم شد نہال ازو	روے گیتی ستد جمال ازو
طرح او جانفزا است بستان وش	کوچہ ہالش چو کہکشان دلکش
ہست خود در ہجوم اہل فنون	فلکے از ستارہا مشحون
بیشک از ازدحام مخلوقات	ہمچو کعبہ است قبلۂ حاجات

آج یہ جگہہ معدن فیوضات ظاہری وباطنی ہے جو مدرسہ کہ حضرت سلطان الاولیاء نے جاری فرمایا تہا بدستور جاری ہے فقراو کے واسطے لنگر عام ہے اور اطراف ممالک سے لوگ آکر یہان کی خاک کو کحل البصر کرتے ہین مراد ہند مرادین پاتے ہین آستانہ مبارک مین پہلے

مجلس خانہ معمولی تھا بعد ہمارے خواجہ بندہ پرور نے ۱۳۱۲ھ مین اُسکو از سر نو وسعت کیساتھ تیار کرایا جسکی تاریخ مولانا مولوی ابو الالہام مولوی غلام احمد صاحب اختر اوچی کہ مولف کے ہمخرقہ ہین فرماتے ہین

تاریخ مجلس خانہ شریف

بعد شیخ جہان دستگیر خلق اللہ
کشود پردہ ز رخ این بنائے عرش نظر
اساس شان بلندش بذروہ رفعت
ستون ندارد و ذات العماد داغ ازو
زہے بہشت حقیقی کہ عارفان بہشت
نفس بشان بلندش بلند نتوان کرد
پے شمول سعادت کرشمہ ہا وارد
شہے محمد صادق غلام این درگاہ
عرق بریخت چو دریا خلیفہ احمد یار

محیط رحمت یزدان فرید حق آگاہ
مطاف پاک دلان چون حریم بیت اللہ
اسیر حسن وے انسان بتار ہائے نگاہ
ز جا نجنبد و زو چرخ باز ماند براہ
شکستہ عزم خود اینجا ہمی سند از راہ
کہ گر ز ہر ہمہ بالا برے شود کوتاہ +
نگاہ ہمت و نام امیر عالی جاہ
چو رنگ شہرت حاتم شکستہ طرف کلاہ
اگر یقین نکنی اینک آفتاب گواہ

سروش مصرع تاریخ او باختر گفت
ز درک پایہ او دست آسمان کوتاہ
۱۳۱۲ھ

آمدم بر سر مطلب یعنے حضور خواجہ بندہ پرور حضرت فرید ثانی کے بزرگون کا ذکر اور آپ کے پیدائش کا حال اور بعض خوارق حصہ اول مین درج ہو چکے ہین چونکہ یہہ احقر ہر سال عرس شریف حضرت محبوب الٰہی مولانا خواجہ خدا بخش قدس اللہ سرہ العزیز مین حاضر ہو کر تین چار ماہ حاضر رہتا ہے اب بعد تحریر حصہ اول کے ۱۳۱۴ھ اور ۱۳۱۵ھ مین بزرگان کوٹ شریف اور چاچڑان شریف اور دیگر احباب سے جو کچھ معلوم ہوا ہے قلم بند کر کے اپنے پیر بھائیون کے پیش کش کرتا ہون +

نقل چاچڑان شریف کی ایک ضعیفہ کا بیان ہے کہ بر وقت تولد حضرت کے مین

موجود تھی بشل اور اطفال کے گریہ و بکا نہین کیا اور جب آواز نکلی ہے تو معلوم ہوتا تہا کہ
گویا اللہ اللہ کہتے ہین تا ایام شیر خواری کبہی آپ کی والدہ شریفہ کی نماز قضا نہین ہوئی
یعنے بول و براز کبہی والدہ کی گود مین نہین کیا قاعدہ ہے کہ لڑکی کو دو برس دودہ پلایا جاتا
ہے مگر حضرت نے از خود پونے دو برس کی عمر مین دودہ چہوڑ دیا اوسی ضعیفہ کا بیان ہے
کہ اول ہی سے طبع عالی تنہائی کی طرف مائل ہے جیسا کہ اب ہجوم خلایق سے طبع عالی مکدر
ہوتی ہے ایسے ہی صغر سن مین بہی تنہائی پسند تہی کبہی بچون کے ساتہہ بازی مین مصروف
نہوتے اگر آپکے پاس اطفال آجاتے جو کچہہ آپکے نوش فرمانے کو آتا وہ اونکو تقسیم فرماتے
اگر کوئی لڑکا ننگے گلے ہوتا اونسکو دیکہہ نہ سکتے اپنا پیرہن اوتار کر اوسکو پہناتے جسوقت
جیب خرچ کو اول کچہہ پیسہ روز مقرر ہوئے جمعرات کے دن تو شیرینی منگا کر ختم کراتے
باقی ہر روز اطفال کو تقسیم فرماتے جب پیسون سے روپیہ مقرر ہوئے تو آپنے لڑکونکا
بہی روزینہ مقرر کیا ہمیشہ فقیرون کے پاس جاتے اونکی خدمت کرتے اونکی دعائین لیتے چنانچہ
ہنوز وہی کیفیت ہے کہ جو آمدنی املاک موروثی اور جاگیر اور فتوح تمام و کمال فقرا و
علماء اور سائلین وغیرہ کو مرحمت فرماتے ہین اور اونکو لنگر سے مکلف کہانا امیرانہ اقسام
اقسام کا دودہ مصری برف وغیرہ ملتا ہے اپنی قوت بسری صرف ایک چہٹانک خشک آٹے
اور ڈیڑہ پاؤ پہیکے دودہ پر ہے ہر فصل کی سبز تر کاریان گاڑیون آتی ہین اونکو ہر روز
تقسیم فرما کر خوش ہوتے ہین اپنے واسطے وہ بہی نہین ۔
نقل مولوی عبد اللہ خان صاحب متوطن چاچڑان شریف بیان کرتے ہین کہ ایک روز
حضرت در حالت صغر سنی میرے صحن مکان مین زیر درخت لسلسہ اطفال کے ہمراہ بیٹہے تہے
کہ ہمارے محلہ کی ایک عورت اپنے پسر کی زوجہ کو لیکر آئی اور عرض کی کہ صاحبزادہ صاحب
دعا کیجئے کہ بہو کو خدا فرزند عطا کرے آپنے ایک پتہ اوس درخت کا اوٹھا کر کوئلہ سے
اوسپر کچہہ نشان کرکے اوسکو دیا اور فرمایا کہ اسکو کہلاؤ و فضل خدا سے وہ اوسی ماہ مین حاملہ
ہوئی نوین ماہ پسر پیدا ہوا اس قسم کے اور بہی بہت سے روایات سنی ہین زندہ رہا تو پھر
کسی وقت ہدیہ ناظرین کرون گا ۔

نقل میان احمد علی صاحب رئیس شہر حضرت والا آپ کے ماموں زاد بہائی نقل کرتے
ہین کہ ایکبار بہ تقریب عرس حضرت فخر صاحب حضرت محبوب الٰہی نے مجلس کے دوسرے روز
ہم بچون نے ملکر ایک گوشہ مین بیٹہکر اوسی طرح مجلس کی ہم بارہ لڑکے وہان موجود تہے میان
عبد اللہ قوال کہ ہمسے بڑے تہے انکا سن اوسوقت بارہ سال کا تہا ابہی بقید حیات مین انہون
نے ایک غزل شروع کی جب یہ شعر پڑہا ؎ کل ما فی الکون وہم او خیال ٭ او عکوس
فی المرایا او ظلال ٭ اس شعر پر حضرت کو بہت زور سے حالت ہوئی یہان یہ کیفیت تہی
اودہر وقت کہانے کا آیا آپ کی والدہ شریفہ نے خادمہ کو بہیجا کہ بندہ کو اور حضرت کو لائے
وہ آئی اور اوس نے حضرت کو اٹہانا چاہا حالت بیہوشی مین حضرت نے اوسکے کپڑے پارہ پارہ
کر دیے آخر وہ لیکر آپکو آپکی والدہ کے پاس گئی یہہ بیہوشی اور وجد دیکہکر وہ حیران
ہوئین یہہ خبر سنکر محبوب صاحب تشریف لائے آپکو دیکہکر حال دریافت کیا جو میان عبد اللہ
قوال نے بیان کیا اسپر حضرت محبوب صاحب نے فرمایا کہ آج سے انکے سامنے ایسی غزل نہ گائی
جاوین جن مین مسایل توحید ہون اور آپکے سر مبارک پر دست حق پرست رکہکر کچہہ پڑہ کر
دم کیا بہت دیر بعد آپکو افاقت ہوئی محبوب صاحب نے فرمایا کہ فرید اس خاندان مین
آفتاب پیدا ہوا ہے انشاء اللہ اسکے نور معرفت سے تمام عالم منور ہوگا اور ۱۲۶۹ھ مین
یتیم ہوئے چند مدت ڈیرہ مبارک اور نور محل نواب صاحب مین رہے وہان جو اظہار کرامت
ہوئی اون سے بعض حصہ اول مین درج ہین باقی آیندہ درج کرونگا اور بعمر ۱۳ سال ۸ ماہ
رجب ۱۲۸۳ھ مین اپنے برادر کلان حضرت مولانا خواجہ شاہ غلام فخر الدین فخر جہان رحمۃ اللہ
کے مرید ہوکر ۱۸ سال بیابان و ریگستان بے آب علاقہ فیروزہ مین سخت مجاہدہ فرماکر کار
تکمیل پہونچایا۔ دیکہنے والے بیان کرتے ہین کہ جسد مبارک بالکل خشک ہوگیا تہا صرف پوست
اور استخوان باقی تہا اور جلال اسقدر تہا کہ مجال نہ تہی انسان روئے انور کی طرف نظر کرسکے
باقی اس جگہہ کا حال حصہ اول مین درج ہے چنانچہ حضرت فخر جہان صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا کہ اگر بروز قیامت پروردگار عالم پوچہے گا کہ کیا تحفہ لایا تو فرید کو پیش کرونگا
اور کوئی جلسہ ایسا نہ تہا کہ جسمین حضرت کا ذکر خیر نہ فرماتے ہون حضرت نے کئی سفر حضر نہ

فخرجہان صاحب کی حیات مین کئے چنانچہ ایک سال یون ہی بیٹھے بیٹھے اٹھارہ اونٹ آدمیون
کے ہمراہ سوار ہوکر بارادہ اجمیر شریف روانہ ہوئے خدام نے عرض کی کہ ریگستان سے
چلنا ہوگا سامان سفر ضرور مہیا ہونا چاہئے تھا اسپر فرمایا کہ فقیر کا سامان بے سامانی اور خزانہ
اسکا توکل ہے۔ الغرض بعد قطع منازل قلعہ دیراور پر آئے یہان کی بیگمات نے نذر
نیاز چڑھائی دو تین روز کے بعد وہان سے کوچ کیا اخراجات حضور کے ماشاء اللہ اول ہی
روز سے ایسے ہین کہ اگر خزانہ قارون ہو تو صبح سے شام تک بھی اکتفا نہ کرے یہ تو مولائی خزانہ
ہے کہ جو کاربرآری کر رہا ہے الغرض جیسلمیر پہونچے ہین تو ایک حبہ باقی نتھا کسواسطے کہ حضور
کی عادت ہے کتنا ہی روپیہ سامنے آجائے تاوقتیکہ اُسکو بندگان خدا پر بخشش و ایثار نکرلین
چین نہین آتا اگر کبھی کسی وجہ سے راتکو کچھ رہ جاتا ہے تو صبح ارشاد ہوتا ہے کہ اس پیسہ نے
گرمی کی جلد نکالو کبھی روپیہ نہین فرماتے بلکہ یون فرماتے ہین کہ فلان کی نذر اتنے پیسے کردو اور
اوسکو ناپاک سمجھکر ہاتھہ نہین لگاتے اگر کسی کی نذر اُٹھاتے ہین تو انگشتان کو رگڑکر صاف
کرلیتے ہین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مین دس بارہ ہزار
روپیہ روز کا فتوح ہوتا تھا مگر دوسری صبح کو لنگر مین پارہ نان تک نہ باقی رہتا تھا کہ
کسی طفل کے کام آئے یہان اگر بارہ لاکھہ ہون تو صبح تو دور ہے مگر عشا تک ایک کوڑی اُس
مین سے باقی نہ رہے۔ حق الامر یہ ہے کہ اس کاتب نے سترہ برس سیاحت کرکے ہندوستان کے
امیر فقیر سب دیکھے مگر یہ فراخ حوصلگی کہین نہین دیکھی ظاہرا اسوقت سارا ٹھاٹھہ بادشاہی ہے
دنیا مین اسطرح رہکر پھر اس سے جدا رہنا یہ اسی جگہہ ہے جسکو دیتے ہین بلا واسطے کبھی غرض کے
دیتے کبھی کسی قسم کا احسان نہین جتاتے اور اولٹے اونکی نازبرداری کرتے ہین عام طور پر
اس جگہہ کی بدانتظامی مشہور ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ خود فرماتے ہین کہ دنیادارونکو انتظام
لازم ہے فقیرونکا مال وقف ہوا کرتا ہے مال وقف کا انتظام کیسا فقیرونکا انتظام دوسرا
ہے اوس مین بدانتظامی نہو الغرض والئی جیسلمیر نے ملازمت چاہی حضور نے قبول نہ فرمایا
وہان سے کوچ کرکے اجمیر شریف مین داخل ہوکر روضہ اطہر حضرت خواجہ غریب نواز سے مشرف
ہوکر واپس آئے اور ۱۲۹۸ھ مین صاحب سجادہ ہوئے مگر دریادلی سے جائداد منقولہ

بہائی صاحب سے کچھہ مزاحمت نہ کی جسکا اندازہ لاکہہ روپیہ سے کم نہوگا جواونکی ازواج مطہرہ کے
پاس رہا۔ بعد سجادہ نشین ہونیکے کئی مرتبہ سفر کرکے ہندوستان کے فقرار اور علما سے ملے جملہ اولیا اللہ
کی مزارات کی زیارت سے مشرف ہوئے ۱۲۹۲ھ مین حج بیت اللہ زیارت روضہ رسول اللہ صلعم
سے مشرف ہوئے جسکی کیفیت سفرنامہ فریدی سے معلوم ہوسکتی ہے ۔

نقل یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ مین جب بندہ مرخص ہوا از راہ بندہ نوازی کلاہ مبارک
مستعملہ خاص مکرر مرحمت فرماکر اس ذرہ بیقدر کو سرفراز فرمایا مگر ابہی اس رمز کو نہ سمجہا تہا کہ کیا
اسرار ہے الغرض جب مین مکان پر پہونچا چوتہی ماہ مذکور کو شیخ عبدالرحمٰن صاحب منشی مالگودام
ریلوے اسٹیشن الہ آباد کا خط آیا جس مین اُنہون نے اپنی پیری مریدی اور بطمع دنیا پیر صاحبکا
بد دعا دینا لکہا تہا اور لکہا کہ اس خوف مین بندہ نے حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی سلطان
نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ العزیز کی روح پاک سے رجوع کرکے اُنکی شان مین چند اشعار
لکہکر اُنکا وظیفہ مقرر کیا وہ تحریر کرتے ہین کہ بعد چند روز کے ایک شب خواب مین دیکہا کہ حضرت
سلطان جی صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ عبدالرحمٰن کتاب تذکرۃ الفقرا دیکہا کر صبح جب
کار سرکار پر جانے لگا راہ مین ایک دوست ملے اون سے تذکرہ ملا اب سمجہا کہ وہ خواب نہ تہا
بشارت تہی جب دیکہا تو آپکا مصنفہ تہا سمجہا اس جگہہ سے کشود کار ہوگا لہذا مستدعی ہون
کہ آپ میری دستگیری فرماکر داخل سلک مریدان فرماوین یا کسی اور بزرگ کو بتائیے کہ جو مجہہ کو
منزل مقصود تک پہونچاوے اب مین سمجہا کہ بار دیگر کلاہ کا مرحمت فرمانا اسی وجہ سے تہا اب
تجہسے ضرور کام لیا جایا کریگا یہہ سوچکر مین نے انہین لکہا کہ بہائی مین تو بے قید ناکارہ شخص
ہون تم میرے خواجہ بندہ پرور سے رجوع کرو اللہ مدد کریگا اور ایک درخواست اپنی حضور
مین ارسال کرو مین نے تمکو اپنے پیر بہائیون مین قبول کیا تم مجہکو قبول کرو اور اُنکو مین نے
ذکر جہر کی ہدایت کی اور طریقہ تصور شیخ لکہہ بہیجا چند روز مین خدا نے اونکے کار مین ایسی
برکت دی کہ دو ماہ کے اندر گیارہ صاحب اسی طرح نادیدہ حضرت ظل سبحانی فرید ثانی کے
دست حق پرست پر تائب ہوکر حلقہ ارادت مین آئے بعد اسکے منشی محمد حنیف صاحب انسپکٹر
پنشنی آئے تہے انکو تعلیم کرنے لگا حلقہ مین بیٹہتے ہی حضور کی زیارت سے مشرف ہوکر ارادت لائے

یہانتک نوبت پہونچی کہ ۸ ماہ رجب کو حضرت سلطان الاولیا کا اُن لوگون نے عرس کیا جسکی
کیفیت درج اخبارات ہوئی اور ڈاکٹر مولا بخش صاحب کہ اہل الہ آباد کے مریدی مین جنکا دوسرا
نمبر تہا اسسٹنٹ سرجن نے بوجہ تعصب مذہب انپر مقدمہ قایم کیا جس روز مقدمہ کی پیشی
صاحب سول سرجن بہادر کے اجلاس مین تہی اُسی شب کو ڈاکٹر مولا بخش نے حضور کو بچشم ظاہر
دیکہا اور صبح حضرت کی توجہ سے وہ بری ہوئے اور اپنے کام پر متعین رہے ۔

نقل ہے کہ حضور بتقریب عرس شریف قبلہ عالم بمقام چشتی رونق افروز تہے کہ شیخ عبدالرحمان
اور ڈاکٹر مولا بخش کی عرضی آئی کہ ہم ماہ ذالحجہ حضرت محبوب صاحب کے عرس مین حاضر ہونا
چاہتے ہین اجازت کے منتظر ہین مین نے وہ عرضی حضور مین پیش کی سنکر سکوت فرمایا کچہ جواب
نہ عطا ہوا پہر اونکی دوسری عرضی آئی اوسپر بہی حضرت نے کچہ نہ فرمایا تب مین سمجہا کہ اس مین
کچہ اسرار ہے مین نے اونکو لکہا کہ عرس مین مت آؤ کہ بوجہ کوچ مقام کے تمہاری تعلیم نہوگی بعد
عرس کے آؤ چنانچہ جو کہٹکا تہا وہی پیش آیا کہ ۹ ذالحجہ کو شیخ صاحب کا پسر دوم فوت ہوا وہ
کہتے ہین کہ مجہے بہت رنج تہا مگر بعد نماز عصر کے جب جنازہ کی نماز ہوئی ہے تو مین نے حضور کو کامل
دس منٹ نماز مین بچشم ظاہر دیکہا جسکی وجہ سے رنج دور ہوا ۱۹ کو وہ دیرہ مبارک مین آکر مشرف
بہ قدمبوسی ہوئے حضور نے اونکو کچہ تعلیم فرمایا اور بوقت رخصت دونو صاحبون کو ایک ایک
کلاہ فریدی ایک ایک لنگی قیمتی ۲۵ پچیس روپیہ کی مرحمت فرمائی ۔

نقل منشی محکم الدین صاحب نقل کرتے ہین کہ جب حضرت مولانا مولوی عاقل محمد صاحب
سجادہ خانقاہ شریف ہڑند ضلع ڈیرہ غازی خان ہمارے خواجہ بندہ پرور فرید ثانی کے مرید
ہوکر واپس گئے تو اونکے مریدون نے اُن سے کہا کہ ہمکو بڑی شرم آئی کہ ہمارا پیر دوسرے کا مرید
ہو آپ پیرونکی اولاد اور خود پیر اسوقت بلوچستان وزیرستان یاغستان وغیرہ مین آپکے
لاکہہ سے کم مرید نہین ہین آپ جو حضرت خواجہ شاہ غلام فرید صاحب کے مرید ہوئے ایسی اُنمین
کیا کرامت دیکہی اسپر اونہون نے رو کر کہا کہ اونکے فضایل احاطہ تحریر سے باہر ہین مگر مین تمکو
اتنا بتائے دیتا ہون کہ وہ ذات جامع الحسنات موصوف بہ صفات انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے
چنانچہ میان برکت علی صاحب قوال حضرت صاحب قبلہ کہ جو مولانا موصوف کے نہایت معتقد دیکہنے

ہین اس روایت کی تصدیق کرتے ہین اور نیز اور بہت سے اشخاص سے اسکی تصدیق ہوئی ہے۔

نقل قادر بخش خان صاحب کاردار خانپور ریاست بہاولپور بیان کرتے ہین کہ بندہ کاردار ہی
منچن آباد مین صدر پیشکار تہا اور کاردار صاحب کے مزاج مین ذرا سختی تہی ایک روز مین نے
خواب مین دیکہا کہ ایک میدان مین ہزارون مستغیث ایستادہ ہین کاردار صاحب گہوڑے پر
سوار کہڑے ہین مین انکے قریب پیادہ کہڑا ہون کہ حضور جو ڈول مین سوار اُس میدان مین
رونق افروز ہوئے اور میری طرف اشارہ کرکے ان مستغیثون سے فرمایا کہ یہ تمہارا انصاف
کریگا چنانچہ دس روز بعد کاردار موقوف ہوا اور مین اوسکی جگہہ کاردار مقرر ہوا۔

نقل امسال مین دہلی سے حضور مین حاضر ہونیوالا تہا ایکدن ایک عزیز نے کہا کہ مین اپنے فرزند کو
حضرت کا مرید کرانا چاہتا ہون مگر امر مجبوری ہے کہ حضور کی تشریف آوری مشکل میرا وہان جانا
دشوار اونہون نے اس درد سے کہا کہ میرا دل ہل گیا مین نے اوس برخوردار کو وضو کراکر قبلہ رو
بٹہایا مین اور اوسکا باپ دونون مراقب ہوئے بعد تہوڑی دیر کے فاتحہ خیر پڑہی ہم سب دالان
مین تہے اور اوسکی والدہ کوٹہری کے اندر سوتی تہین یعنی علالت کی وجہ سے شب کو نیند نہ آئی
تہی صبح ہوتے سو گئین تہین دو گہنٹے کے بعد بیدار ہوئین بچہ کو کہا دروازہ کہول الغرض بندہ
کو بیٹہے دیکہکر کہا کہ بہائی صاحب مین نے خواب دیکہا ہے وہ یہ کہ ایک بہت بڑا مکان ہے ہم
سب موجود ہین اور وہان آپ بہی ہو اور ایک سفید ریش فقیر بہی بیٹہا ہے جسکی شکل مین
بہول گئی مین نے آپ سے کہا کہ آپ لے اپنے بہانجے کو مرید کرین آپنے انکار کیا اسپر وہ فقیر
بولا کہ لڑکے میرے پاس آ مین تجہے مرید کرون غرض یہ اوسکے پاس گیا اوس نے اوسکو مرید
کیا اسپر اونکی شوہر حافظ محمد شاہ صاحب عرف چہوٹے صاحب نے ہنسکر کہا کہ مبارک ہو جو تمنے
دیکہا یہان بہی ہو رہا تہا تم نصیبہ ور ہو کہ گہر بیٹہے مدار عالم کی زیارت سے مشرف ہوئین۔

نقل نواب قیصر خان صاحب والی ریاست جہل ملک بلوچستان خلف جہیا خان مغفور بیان
کرتے ہین مین چند سال مرید ہونے کو حضور کی خدمت مین حاضر ہوتا رہا مگر اصلا میری طرف توجہ
نہ فرمائی جب ۱۲۸۶ھ مین بندہ جریدہ طور پر فقیرانہ حاضر ہوا نہایت مہربانی سے پیش آکر مرید فرمایا
یہ شخص جنکی عمر بہلا لہا اذکار و اشغال مین مصروف رہتے ہین ماشاء اللہ ابہی جوان ہین کہ ۱۲۸۶ھ

مین پیدا ہوئے ہین نقل کرتے ہین کہ سنہ ۱۳۱۳ھ مین سر جمس جنرل برون صاحب میرے دشمنونکے
بہکانے سے درپے تخریب ہوا مین ماہ فروری مین حضور مین آیا اور امداد چاہی اسپر ارشاد کیا
کہ کیا اندیشہ ہے وہ سب ذلیل و خوار ہونگے اسکے تین روز بعد مین سکہر مین پہونچا تار آیا کہ صاحب
بیمار ہے وہان سے چلکر جب مکانپر آیا سنا کہ وہ مرگیا اوسکے حمایتی پولٹیکل اجنٹ کی بدلی ہوئی
بلکہ تمام وہ پہلا انتظام ہی درہم برہم ہوگیا دشمن سب تباہ اور خوار ہوئے بعض قید ہوئے۔
ایضاً یہی صاحب نقل کرتے ہین کہ سنہ ۱۳۱۴ھ مین بندہ عرس شریف پیران کلیر مین حاضر تہا
بعد نماز ظہر کے مین نے دیکہا کہ میرے شیخ معلق ہوا پر استادہ ہین تا بعصر مین نے بچشم ظاہری
دیکہا بیان کرتے ہین کہ ایکروز مین اور غلام محی الدین قریشی حاضر ہوئے حضور بر داشتہ
خاطر تہے اور اکثر فقیرونکو رخصت فرما رہے تہے یعنے جو تارک اوراد و اشغال اور بیکار رہتے اونکو
رخصت فرما رہے تہے یہ معلوم کرکے میرے دلمین خطرہ گذرا کہ اب کبہی وقت معمولی کو رائیگان نہ کرونگا
بلکہ جو وظیفہ قضا ہوئے ہین اونکو بہی پورا کرونگا معاً نور باطن سے میرا خطرہ معلوم فرما کر کہا کہ
اتنا بہی دوڑ کر نہ چلنا چاہئے جو آدمی تہک کر گر پڑے دوسری روایت یہ بیان کرتے ہین کہ ایک
روز حضور مسند مبارک پر دراز تہے چند علما حاضر تہے مین سرہانے کی طرف بیٹہا تہا خطرہ گذرا
کہ حضور کو تنہائی پسند ہے وہان باریابی نہین ہوتی دربار مین اسرار الٰہی کا عرض کرنا یا فرمائش
کرنا نامناسب ہے معاً میرا خطرہ معلوم فرما کر یہ مصرع زبان پر لائے۔ **مصرع**

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست

نقل مولانا مولوی رکن الدین صاحب پرہار جامع مقابیس المجالس ملفوظ حضرت خواجہ بندہ
پرور بیان کرتے ہین کہ ایک بار مین سخت علیل تہا اطبا جواب دے چکے تہے اور صرف پوست
اور استخوان باقی تہا ایک شب مین نے خواب مین دیکہا کہ حضور رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ
رکن الدین تو اب اچہا ہے مقام فکر نہین ہے اوسی وقت میری آنکہ کہلی مین نے اپنے چچا سے
بیان کیا اونہون نے بہی کہا کہ بشارت ہے چنانچہ صبح کو مرض بالکل نہ تہا صرف ضعف باقی
تہا چنانچہ میرے ایک دوست بیمار تہے جو دوا ہوتی وہ مخالف پڑتی ایکروز اونہون نے
خواب دیکہا کہ خواجہ بندہ پرور فرماتے ہین شیر مادہ گاؤ پیا کرو انہون نے صبح دودہ پیا پیتے

ہی تندرست ہوئے ۔

نقل مولوی غلام رسول سکنہ کوٹ شاہان کہتے ہین کہ جس زمانہ مین حضور حج کو گئے تہے مجھکو
نہایت شوق دیدار تہا ایک روز مین گہر سے نکلکر جنگل مین گیا دیکہا کہ ایک شخص نورانی فرشتہ
صورت نے آکر مجھسے سلام علیک کی مین نے جواب دیا بعد مجھسے کہا مولانا مجھکو پہچانا مین نے
انکار کیا اسپر تبسم کرکے فرمایا مین غلام فرید ہون چونکہ تمکو مجھسے ملنے کا از حد خیال تہا اسواسطے
آیا ہون کہ تنہائی مین ہم تم چندے ہمکلام ہون مکان پر پہونچکر ہجوم خلایق ہو جائیگا اچہی
طرح مکالمت نہو سکے گی تہوڑی دیر بعد وہ صورت نورانی غائب ہوئی مین اس واردات سے
متحیر تہا کہ تیسرے روز خبر گذری کہ حضور حج کرکے واپس براہ کراچی تشریف لاتے ہین ۔ پس
مین اپنے خواجہ بندہ پرور کی اس بندہ پروری غلام نوازی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون
کہ اس وقوعہ پر کیا منحصر ہے اگرچہ مین ایک مدت دراز سے سلک غلامان مین داخل ہون
مگر جس روز سے زبردستی مجھکو کہینچکر چاچڑان شریف بلاکر توجہ خاص سے مشرف فرمایا ہے
اول تو دین و دنیا سے مستغنی کیا دوسرے یہ نوازش ہے کہ میرے عیال و اطفال کی حضور کا
نام نامی حرز جان اور حضور کی زیارت تریاق ہر امراض ہے ہمکو حاجت طبیب اور دوا کی
نہین رہی جہان کوئی بیمار ہوا حضور کی طرف توجہ کی دوسرے تیسرے دن ضرور ہے وہ حضور
کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے زیارت ہوتے ہی مرض دفع ہو جاتا ہے چنانچہ برخوردار مسعود شاہ
کہ ابہی اوسکی عمر چہہ برس کی ہے اکثر اوقات حضور کے احکامات بیان کرتا ہے قدرت خدا سے
جو حکم وہ بتاتا ہے اُسکا ویسا ہی ظہور ہوتا ہے چنانچہ ابہی ماہ جولائی ۱۸۹۰ء مین عزیز القدر
مرزا محمد شکوہ کا خط آیا کہ آپ جلد تر اطفال کو لیکر دہلی پہونچو کہ سفارش جناب کمشنر صاحب
مسٹر کلارک بہادر خاندان شاہی کے جو بے تنخواہ لوگ ہین اونکی پرورش منظور کی ہے
کمشنر صاحب بہادر آپ پر تو نہایت درجہ مہربان ہین ضرور بچون کے واسطے کچہہ مقرر ہو جائیگا
پس جب ماہ اگست مین بہ تقریب عرس حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مین دہلی آنے لگا یکایک مجھسے کہنے لگا کیون جاتے ہو میر ابیر تو مجھسے یہ کہہ گیا ہے اسمین تیرا
ساجہا نہین ہے بجہے اللہ دیگا مین نے اس بات کو نہ گردانا جب دہلی آیا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت

یہ پرورش اونکی ہے جو پہلے اپنی تنخواہ فروخت کر چکے ہین مچھونکے واسطے نہین ہے۔
حلیہ مبارک حضور کا صاحب مقابیس المجالس نے خوب مفصل لکھا ہے مگر بندہ نے جو تصاویر
صحیح آئینہ مستندہ موجودہ دہلی و دیگر خانقاہ سے مطابق کیا تو معلوم ہوا کہ ذات بابرکات مجموعہ
صفات حسنہ ہے جس نے حضور کی زیارت کی گویا اوس نے بہت سے اولیا اللہ کو دیکھا چنانچہ
قامت مبارک قامت حضرت خواجہ احرار سے مطابق ہے اور رنگ جسد مبارک مثل جناب
علی مرتضی کرم اللہ وجہ کے گردن مبارک و پشت مثل حضرت خواجہ بزرگ سینہ فیض گنجینہ
و کعہ دست حق پرست مثل حضرت غوث الاعظم ساق پا مشابہ سلطان ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ
علیہ بدن کا ڈول اور طریقہ نشست مثل حضرت غوث بہاؤالدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور
فقر قدم قدم حضرت سلطان المشایخ رحمۃ اللہ علیہ ذات جامع الحسنات موصوف بصفات
اللہ و عملہ باخلاق حضرت محمد رسول اللہ ہے۔

نقل امسال میرے ایک دوست بوجہ نحوست طالع کے مقدمہ قتل مین مبتلا ہوئے حاکم
ضلع نے اونکو سپرد بہ عدالت سشن کیا اونکے برادر نے بندہ سے استدعا کی کہ عنداللہ آپ
اپنے شیخ سے سفارش کرین کہ وہ دعا فرماوین یا کوئی وظیفہ بتادین جسکی برکت سے بھائی کی
جان بچے مین نے اون سے وعدہ تو کیا مگر خیال آیا کہ کب میری عرضی حضور مین پہونچی کب
جواب آیا مشکل امر ہے اتفاق سے اون ہی روزون مین سلسلہ شریف مین نے نظم کیا تھا
اونکے واسطے ایکدن فکر کر رہا تھا کہ کیا کرون کہ یکایک خیال ہوا کہ حضور کی یہ کرامت ہے
کہ جو کوئی وقت مشکل کے آپکو یاد کرتا ہے آپ اوسکی دستگیری فرماتے ہین امید ہے کہ اسکے
ورد سے کار برآری ہو جائیگی اسی خیال مین سو گیا اوسی حالت خواب مین حضور نے سلسلہ
شریف کے پڑھنے کی ترکیب تعلیم فرمائی کہ جو ہمراہ رسالہ علاج طاعون اور ہمراہ سلسلہ شریف
کے طبع ہو چکی ہے صبح مین نے اونکو سلسلہ دیا اور پڑھنے کی ترکیب بتائی چنانچہ تصدق حضرت
سے دس روز کے بعد وہ عدالت سشن سے بری ہوئے اوس روز سے مجھکو اسکا تجربہ ہوا
اسکے بعد اورونکو بتایا پس جس نے جس واسطے اوسکا عمل کیا کامیاب ہوا۔

نقل امسال یہ سگ درگاہ حضور مین حاضر تھا کہ برخوردار محمود شاہ کی عرضی پہونچی کہ

میری والدہ سخت علیل ہین چار روز سے کچہہ نہین کہایا درد مفاصل نے نہایت تنگ کر رکہا ہے حال ابتر ہے اگر دیکہنا ہے تو جلد تشریف لائیے کہ یہان سکو یاس ہے وہ تحریر دیکہکر مجہکو فکر تو ہوا مگر سمجہا کہ شیخ مالک ہے اور وہ کاغذ بدست میان برکت علی حضور کے بلاحظہ مین بہیجا حضور نے اوسکو سنکر مراقبہ فرمایا کہ گہبرا کر میان برکت علی نے عرض کی کہ ابہی بیگم صاحبہ کا صلب مرض فرماکر حضور علیل ہو چکی ہین جسکی کسل ہنوز باقی ہے ایسا نہ کیجئے گا یہ سنکر چشم حق بین وا کر کے فرمایا خیر ہے مقام اندیشہ نہین ہے۔ الغرض جب مکان پر آیا تو اونکو صحت پائے مگر ضعف بدرجہ غایت تہا۔ مریضہ کا بیان ہے کہ جس روز یہان سے خط روانہ ہوا ہے اوسکے چوتہے دن بوقت نصف شب مجہکو غنودگی آگئی مین نے دیکہا کہ حضور تشریف لائے اور اپنا لب دہن مبارک درد پر لگایا مین چاہتی ہی کہ تعظیم کو اوٹہون کہ آنکہہ کہل گئی میری والدہ کہ جو اسوقت میرے پاس موجود تہین اونہون نے کہا خیر ہے کیون ڈری مین نے کہا کہ خیر ہے ابہی میرے حضرت تشریف لائے اور اپنا لب دہن درد پر لگایا اونہون نے کہا اب کیا حال ہے مین نے کہا شکر ہے کہ بیٹہا نہ جاتا تہا اب بیٹہی ہون نہ درد ہے نہ وہ زور تپ کا ہے صبح ہوتے عرق آیا اور تپ بہی دفع ہوئی اب ضعف باقی ہے ذات بابرکات صائم الدہر قائم اللیل ہے کہ ظہر کی وضو سے نماز صبح ادا

مثنوی حسب حال مؤلف

پلا ساقیا مجہکو وہ جام گل
کہین چرخ کے تا کہ جور و ستم
چہری اسکی ہر وقت رہتی ہے تیز
کوئی اس سے آرام پاتا نہین
بہلائی کسی سے یہ کرتا نہین
وہ اندک ز بسیار کہتے ہین ہم
ہماری اطاعت پہ کہتے تہے ناز
تہا خواب مین بہی تفکر ذرا

کہلے جس سے آغاز و انجام کل
دیا اس نے چکر ہے ہر ایک کو
کراتا ہے یار و نمین باہم ستیز
نہ رغبت ہے اسے اہل اقبال سے
برائی سے لیکن گذرتا نہین
اسی ہند کے سب امیر و غریب
سبہی ہم سے ملتے بعجز و نیاز
یکا یک فلک نے کچہہ ایسا کیا

دلا یاد سب وہ جو بہولے ہین ہم
ستایا ہے اس نے بد و نیک کو
کسیکا اسے چین بہاتا نہین
نہ نفرت اسے حال بدحال سے
ستم اسکے ہاتہون جو سہتے ہین ہم
رذیل و ذلیل و شریف و نجیب
خوشی سے گذرتی تہی صبح و مسا
کہ یک لخت بدلی وہ ساری ہوا

نہ وہ عیش و عشرت نہ گہر در رہا
لٹیروں نے لوٹا جو قدرے تہا پاس
نمک خوار پہلو تہی کر گئے
رفاقت مین بیچارہ اک غم رہا
ترستے تہے جو اپنی خدمت کو بہی
وہ نخوت سے کرتے ہین ہمسے کلام
ہوا تجربے سے یہہ معلوم حال
اگرچہ وہ ہو زادہ شہریار
وہ دولت جو تہی اپنی نظروں مین خوار
ملے خاک مین اور ہوئے دربدر
اگر اہل زر ہمپہ ہنستے ہو کیا
خدا سے ہر اک وقت ڈرتے رہو
بیابان بیابان پہرایا مجہے
کہین اس سے مہلت نپائی ذرا
جگر مین تپش لب پہ آہ و فغان
یہ آیا خیال ردی وہمیان مین
تو غیرت نے ہرگز اجازت نہ دی
میان احمد اختر خدا سے ڈرو
کرو فقر و فاقہ کو دل سے قبول
طلب کے نوالے مین اسکے کلاب
یہ دلمین ٹہنی جب تو پہرے خطر
پہرا قریہ قریہ تجسس کنان
جسے نام اللہ لیتے سنا

نہ وہ عز و شان اور نہ کچہ زر رہا
سر و پا برہنہ پہرایا ہمین
کہ جیتے ہی جی سب سبک مر گئے
جہان مین نہین ہمسا کوئی حقیر
او نہین عار ہے ہمسے تعظیم کی
اپک اقبال کے جاتے ہی وے اوہ واہ
شرافت نجابت جو ہے وہ ہے مال
حسب اور نسب کا نہین کچہ خیال
بغیر اوسکے ہین آج زار و نزار
مری خستہ حالی سے سب ہے عیان
نہین دیر لگتی بدلتے ہوا
نہین آدمی کا کچہ اسمین گلا
سدا آٹہ آنسو رولایا مجہے
نہ تاب اقامت نپائے گریز
کلیجے مین تپش الامان الامان
کہ در پر کسی اہل حشمت کے چل
طبیعت نے اصلا اجازت نہ کی
رکہو نام آبا خدا کے لئے
کہ الفقر فخری ہے قول رسول
نہ دنیا کے بندون سے ہوگی فلاح
مصمم کیا مین نے عزم سفر
بہت روز اس جستجو مین رہا
اوسیکا قدمبوس جا کر ہوا

بدر شہر سے کر دیا بد حواس
نہ دیکہا تہا جو کچہ دکہایا ہمین
نہ مونس نہ یاور نہ ہمدم رہا
لنگوٹی بندہی ہے بنے ہین فقیر
جو کرتے تہے جہک جہک کے ہمکو سلام
نہ وہ نالہ دلکش رہا اور نہ آہ
سمجہتا ہے بے زر کو ہر ایک خوار
معزز وہی ہین جو ہین اہل مال
نہ گر انکو جنگل نہ رہنے کو گہر
ضرورت چہ دارد عیان را بیان
مصیبت مری یاد کرتے رہو
مقدر نے میرے یہ سب کچہ کیا
پہاڑون مین غارون مین بہیجا گیا
چلا بخت خفتہ سے کرتا ستیز
اسی عالم یاس و حرمان مین
وضیعون شریفونکی صف سے نکل
حمیت یہ بولی کہ توبہ کرو
نہ پہیلاؤ ہاتہہ التجا کے لئے
یہ دنیا ہے کہیتی نہایت خراب
نہین انسے علما قرین صلاح
ہوا عزم بالجزم کر کے روان
کہ ملجائے کوئی فنا فی البقا
جہان سن لیا ہو وہان اک فقیر

فرشتہ صفت پیر روشن ضمیر
جدہر آنکھ اٹہائی ہوا یہ عیان
پہرا اور نہ مقصود پایا کہین
ندا دینے والے نے دی یہ ندا
وہ منبع ہے اللہ کی یاد کا
وہان اب بہی ہو ایک قطب زمان
کہ مثلش بہ دورِ جہان کس ندید
یہ سنتے ہی مین ہوا دل شادمان
شریعت طریقت کا ہے پیشوا
فقیری مین دیکہو تو شیخ اتم
مبرہ منزہ ز کبر و منی
یہ دیکہا تو بس مین بصد سوز و ساز
خدارا بسوئم نگاہِ کرم
سنا یہ تو پہر شیخ نے جلد تر
محبت سے ارشاد پہر یون کیا
ضعیفی نے تجہکو کیا مضمحل
بغرضِ مسرت مین آگے بڑہا
کہون کیا وہ کیا وقت تہا کیا سمان
مقامات صغرا و کبرا کہلے
ہوئی دین و دنیا سے حاصل غنا
سلامت رہی بافراوان حشم

بصد جد جہد اُس سے جا کر ملا
کہ ہے پہیکا پکوان اونچی دوکان
یکایک پہر اقبال یاور ہوا
کہ ہو چاچڑان کیطرف رہ گرا
رہا ہے ہمیشہ وہان ایک ولی
خدا کا ولی پاکباز جہان
ارادت اگر اوس سے تو لائے گا
ہوا چاچڑان کیطرف کو روان
غریبونکا حامی فقیرونکا یار
امیری پہ جاؤ تو دارا حشم
ز چشم خدا بین جو کر دی نظر
گرا جا کے قدمونپہ باصد نیاز
بہت دور سے چلکے آیا ہون مین
اُٹہایا مرا اپنے قدمون سے سر
کہ اے غنچہ بوستانِ شہی
مرے پاس آ کہول دون تیرا دل
ملائی جو دم بہر نظر سے نظر
ہوئی دم مین طے منزلِ سالکان
مری بود و نابود ایسی ہوئی
نہ مطلب کوئی دلکا باقی رہا
سدا فیض عام اُسکا جاری رہے

نباہی مگر بوئے نام خدا
غرض یکہ سترہ برس تک کو نہین
مرا سوئے مقصود رہبر ہوا
وہ مسکن ہو اقطاب و اوتاد کا
حبیب خدا و محب نبی
کریم زمانہ غلام فرید
مرادِ دلی جلد تر پائے گا
جو پہونچا تو دیکہا کہ پیر ہدا
مریدونکا اک رہنما غمگسار
تونگر دل و سیر چشم و غنی
گذشتی بشر از صفات بشر
کہا پہر کہ اے شیخ ثابت قدم
مقدر کا اپنی ستایا ہون مین
بہت کی تسلی دلاسا دیا
کہان تجہ مین محنت کی طاقت رہی
سنا جبکہ یہ مژدۂ جانفزا
فقیری کے عقدے کہلے سربسر
اک ادنے توجہ سے اُسکی مجہے
کہ ذوق فنا مین بقا مل گئی
الٰہی یہ شیخِ مبارک قدم
سدا اوسپہ انعام باری رہے

زمانہ رہے اوسکا خدمتگذار
رہے اُسکی اولاد خرم تمام

تری رحمت اسکی بنے غمگسار
بحقِ محمد علیہ السلام

ذکر حضرت صاحبزادہ والا منزلت بلند شوکت حامی شریعت قاطع بنیان شرک و بدعت ماہر انوار طریقت و حقیقت غواص بحر معرفت عالم علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا خواجہ شاہ محمد بخش صاحب خلف حضرت مرشدی مولائی ادام اللہ افضالہ و نوالہ کہ یکم ذالحجہ سنہ ۱۲۶۳ھ بمقام چاچڑان شریف تولد ہوئے اول اول مولوی غلام رسول سے پڑھتے رہے بعد زیر تعلیم مولانا مولوی نصیر بخش صاحب تحصیل علوم سے فارغ ہو کر کار اصلی کی طرف رجوع کی تھوڑے دنوں کی محنت مین کار فقر کی تکمیل کر کے صاحب اجازت ہوئے اللہ تعالے ذات گرامی کو سلامت رکھے کہ آپکی توجہ باطنی سے بہی ہزارون فیضیاب ہوتے ہین بالکل اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہین وہ ہی علم و عمل وہ ہی حلم و حیا اور سخا و عطا وہ ہی طریقہ عبادت و مروت وہ ہی شرفا پروری و رہبری ہے۔

نظم

	زہے غنچۂ بوستان فرید	کریم و رحیم و خلیق و سعید
عقیل جمیل حلیم و جواد	اصیل نبیل و سخاوت نہاد	بود بدر تابندہ بیمایہ اش
چو خورشید دیدار پر مایہ اش	دری ساکہ مفتاح او گم فتاد	بایمائے ابرو تواند کشاد
امین خدا قدوۃ السالکین	محب نبی زبدۃ العارفین	بوصف فضایل کریم السیر
بجاہ و حشم عالم نامور	سخندان سخنگو و معنی شناس	زخواتش بر اہل سخن صد سپاس

منقبت سی و نہم اذکار و اشغال مین شرائط اسکے یہ ہین کہ آغاز مین قلت طعام و کلام اختیار کرے دل کو کاروبار و خواہشات دنیا سے خالی کرے اپنی نظر کو دوسرے کی نظر سے بچائے ترک جلوت مکان خلوت اور شبانہ روز مین تعین وقت ضروریات سے ہین اگر مجاہدہ مین ضعف ہو اوسکا اندیشہ نکرے۔ اب وہ تراکیب جو بندہ کو مرشد سے پہونچین اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ فریدیہ مین رائج الوقت ہین برائے تعلیم برخورداران مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ طولعمرہ کہ غلامان فریدی سے ہین نقل کرتا ہون۔ **فوائد ذکر جہر** مین واضح ہو کہ فضیلت ذکر جہر کے ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت سے از حد ثابت ہے چنانچہ حضرت سلطان الاولیا قاضی محمد عاقل چشتی فاروقی قدس اللہ سرہ العزیز تین پہر کامل ذکر جہر فرماتے تھے کتاب مناقب المحبوبین سے ثابت ہے کہ جس زمانہ مین حضرت قاضی صاحب مہاران شریف مین مقیم تھے شبکو حضرت کے ذکر کی آواز شہر فرید تک جاتی تھی جو مہاران سے تین کوس ہے ایک

خوبی اسمین یہ ہے کہ جب جی چاہے ذکر کرے کوئی وقت مقرر نہین ہے بہت جلد کشود کار ہوتا ہے ہمارے خواجگان کے نزدیک ذکر جہر جملہ اذکار و اشغال و اوراد سے افضل تر ہے چنانچہ میرے خواجہ بندہ پرور نے ۱۸ سال کامل ذکر جہر کیا ہے ذکر جہر اسم ذات کے ساتھہ اور لاالہ الا اللہ کے ساتھہ بھی ہوتا ہے یعنے مربع بیٹھہ کر رگہائے کیماس کو دابکر دونو ہاتھہ گھٹنون پر کشادہ کشادہ رکھکر داہنی مونڈھے کی طرف سے بالتصور اسم ذات کہ اللہ ہے اسکو دلپر ضرب کرے اور اسیطرح اگر لاالہ الا اللہ سے کرے تو داہنے مونڈھے کی طرف سے لاالہ اٹھا کر الا اللہ کو دلپر ضرب کرے اسمین یہ تصور کرے کہ نہین موجود کوئی مگر اللہ۔

ترکیب ذکر پاس انفاس ہین ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ نوربخشیہ فریدیہ مین لفظ ہو ہی کے ساتھہ پاس انفاس کیا جاتا ہے یعنی جب سانس اندر لیجائے ہو کہے جب باہر لاوے ہی کہے اور لاالہ الا اللہ کے ساتھہ بھی کیا جاتا ہے یعنی جب سانس اندر جائے الا اللہ کہے جب سانس باہر آئے لاالہ کہے پاس انفاس کے کرنے سے جلائے قلب ہوتی ہے نور معرفت چمکتا ہے عمر دراز ہوتی ہے وقت وصال کے نام الٰہی سے محروم نہین رہتا بہت جلد کشف ہونے لگتا ہے یعنے انتظام کرے کہ کوئی سانس اسکا خالی نہ جائے جب مشق بڑھ جاتی ہے تو چلتے پھرتے سوتے جاگتے کہاتے کماتے ذاکر رہتا ہے۔

دوسری ترکیب اسکی یہ ہے کہ وقت معین کرکے کرتے ہین اوسکا طریق یہ ہے کہ خلوئے معدہ مین بجائے خلوت مربع بیٹھکر آنکھین بند کرکے زبان کو حلق مین دیکر بلا حرکت زبان کے سانس کے ساتھہ اس ذکر کو شروع کرے ٹھوڑی استخوان ہنس سے لگا کر ناف کی طرف نظر رکھے یہانتک کے ذکر مین مستغرق ہوجائے اور جو پاس انفاس پرہ بینی سے ہوتا ہے اوسکو ذکر ارہ بولتے ہین اسمین دور کرنے سوزش لعد یبوست دماغ روغن بادام کا استنشاق کرتے رہین قلب نہایت رقیق ہوجاتا ہے اور ذاکر دوسرے پر بھی تصرف کرسکتا ہے۔

طریقہ ذکر مشے کے بیان مین - یعنے سالک اگر راستہ چلتا ہے اور تیز رفتار ہے تو جو قدم اٹھائے اور رکھے اوسکے ساتھہ الا اللہ کہے اگر آہستہ جاتا ہے تو وضع پائے راست کے ساتھہ لا اور وضع پائے چپ کے ساتھہ الہ کہے پھر وضع پائے راست کے ساتھہ الا اور وضع پائے چپ کے ساتھہ

اللہ کہے یا ہر قدم کے ساتھہ اللہ اللہ کہے جب ذکر سے فارغ ہو تین بار سبحان و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم + پڑہ کر یہ دعا پڑہے - اللھم انک قلت فاذکرونی اذکرکم و قد ذکرناک علی قدر قلت عقلنا و علمنا فاذکرنا علی قدر سعۃ رحمتک و فضلک و مغفرتک اللھم افتح مسامع قلوبنا ذکرک یا خیر الذاکرین و یا ارحم الراحمین -

دوسری ترکیب شغل شے کی یہ ہے کہ جب قدم اوٹہائے یا رافع کہے جب قدم زمین پر رکہے یا خافض کہے - تیسری ترکیب یہ ہے کہ داہنے قدم کے ساتھہ یا حی کہے بائین قدم کے ساتھہ یا قیوم کہے ان اذکار کے کرنے سے فتح باطنی حاصل ہوتی ہے اور بلاہائے ارضی سے محفوظ رہتا ہے اور فقرائے خرقہ پوش نے کلام مجید سے چند آیات مقرر کین مین ہر ایک کار کے واسطے جدی جدی یعنی جب فقیر کوئی کام کرے پہلے آیۃ مقررہ پڑہ کر وہ کام کرے اون مین سے چند آیات مجموعۂ تصوف مین درج ہین باقی انشاء اللہ پہر کسی وقت ہدیہ ناظرین کرونگا اب یہہ جاننا چاہئے کہ ہیزدہ ہزار عالم سے کوئی ایسا نہین ہے جو ذکر الٰہی سے غافل ہو چنانچہ حضرت بنگی سید محمود رحمۃ اللہ علیہ کے روایت ہے کہ ایکبار انکے پدر نے برائے تعلیم علم انکو زدو کوب کی یہ ناخوش ہو کر بیابان مین جا بیٹہے اوسوقت تک انکو کوئی علم و عمل ذکر شغل نتہا محض بیخبر تہے مغموم تین روز ایک درخت کے نیچے بیٹہے رہے تیسرے دن جانور شکر خورہ اوس درخت پر آکر بیٹہا اور توہی توہی کہنے لگا اونکو وہ آواز خوش معلوم ہوئی انہون نے بہی اوسی طرح ایکدم کے ساتھہ یہ ذکر شروع کیا بعد ایک سال کے مکاشفہ ہوا خوبی اس ذکر مین یہ ہے کہ وقت معین نہین ہے ایسے ہی انسان کے واسطے ذکر ہو بے اختیاری ہے خواہ یہہ جانے یا نہ جانے یہ ذکر ہر وقت اور ہر حال مین جاری رہتا ہے مگر لازم یہ ہے کہ اسپر آگاہ ہو کر اس کی حفاظت کرے یہانتک کہ لذت ذکر مین محو و مستغرق ہو جائے اللہ ذکر ہو ہو اتنا کرے کہ شعور جاتا رہے اور ذکر ہو ہی کے کرنے سے مراتب غیب مشاہدہ مین آتے ہین -

ذکر دماغی اہل ہند اسکو گیانی بولتے ہین ترکیب اسکی یہہ ہے کہ دونون سوراخ گوش دونون انگلیون سے بند کرکے بغور آواز دماغی کو سُنے کہ وہ ہی معمولی ہو سنائی دیگا یا علاوہ اسکے اور

جو آواز ہو او سکو سنے سمجھے کہ اسماء الٰہی سے کونسا نام ہے پس جو معلوم ہوا اوسکی حفاظت کرے بدلاوے
نہین اوسی کو قایم رکھے بلکہ اوسکے بڑہانے مین کوشان رہے اہل ہند سو ہم سنتے ہین جب آواز
بڑہ جاتی ہے تو اوسکو ذکر صدائے کہنے لگتے ہین اہل ہند اوسوقت اوسکو انہد ناد کہتے ہین۔

دوسری ترکیب اسکی یہہ ہے کہ خلوئے معدہ مین بجائے خلوت مربع بیٹھکر دونون انگشت
شہادت دونون سوراخ کان مین رکھے یا کپڑے کی محکم ڈاٹ سے بند کرے اور سر جہکاکر ٹہوڑی
کو استخوان ہنس یعنی ترقوہ سے ملاکر سانس کو بتصور ہو کے ناف کی جگہہ سے اوپر کو کہینچ کر حبس کرے
اور ننانوے نام باری تعالے کا تصور کرے ہر نام پر سر کو جنبش دیتا جائے جب تمام ہون بار دیگر
شروع کرے جبتک ممکن ہو اس ذکر کو کرے بعد انفراغ آہستہ آہستہ جسم کو حرکت دے ایکبار
ہی نہ اٹھہ کہڑا ہو کہ نقصان اعضا ہوتا ہے اس ذکر کو حضرات ہمارے ذکر سرمدی اور لایزالی
کہتے ہین اور فقرائے اہل ہنود اسکو سہنسر نامی کہتے ہین اون سے بعضے سو نام بعضے ہزار نام صفاتی
کا تصور کرتے ہین بعضے مرچ سیاہ سُرخ پارچہ مین ملفوف کرکے کان مین رکھتے ہین کہ مرچ کی گرمی
سے آواز کو قوت ہوتی ہے اگر سالک جلد کاربرآری چاہے تو سوراخ گوش ہر وقت بند رکھے
بلکہ راتکو بایان تہنا بند رکھے دنکو داہنا بند کرے اے ناظرین جن حضرات نے کلاہ فریدی کی
زیارت کی ہے یا اوسکو اپنے زیب سر کیا ہے وہ اسکے اس اسرار کو معلوم کرسکتے ہین کہ محافظ
آواز اور مدد دینے والی ہے جمعیت کے بعض نفع اوسمین از روئے طب کے بہی ہین اہل
ہنود اکثر سوراخ گوش بند رکہتے ہین مگر بعضے اوسپر مذاق کرتے ہین بعضے امراض گوش سمجھکر
پوچھہ پوچھہ کر جان کہاتے ہین لہذا ہمارے حضرت خواجہ بندہ پرور نے یہہ کلاہ اسی واسطے مخترع
فرمائی کہ اس مین حفاظت انہد ناد اور اخفائے اسرار بہی ہے جب اسکا زیادہ رواج ہوا
تو یہہ کلاہ فریدی کے نام سے نامزد ہوئی کہ جو اسوقت غلامان فریدی کی پہچان ہے۔

قاعدہ ذکر حیران کا اسکے واسطے کوئی وقت اور آسن مقرر نہین مگر خلوئے معدہ ضرور ہے یعنے
ذاکر کو چاہئے کہ خلوت مین بیٹھکر سانس کو روک کر سات بار متواتر ناف پر سے بتصور اللہ الشافی
گردن سے ہو کو اوپر کو کہینچے جب سات پوری ہو لین بتدریج دم کو چھوڑے اور بار دیگر شروع
کرے جبتک چاہے ذکر کرے۔

دیگر قاعدہ نہ نود نام ضربی کا یہ ہے کہ ذاکر دو زانو بیٹھکر باہر سے سانس کہینچکر حبس کرے بعد دم کو معدہ پر لاکر اللہ کہتا ہوا نیلوفری پر ضرب کرے ایکدم مین پچاس بار ضرب کرے بعد اسکے پہر ۴۹ ضرب اوسہی لفظ اللہ کو معدہ سے لیجاکر سینہ پر ضرب کرے اس ذکر کے کرنے سے اسرار نہ نود نام باری تعالےٰ عز اسمہ کھلجاتے ہین۔

طریق پاس انفاس حبس دمی کے بیان مین اہل کتاب نے اسکی چند تراکیب تحریر کین ہین اور نیز فقرا کی زبان سے بہی مختلف تراکیب سنتے ہین مگر جو اسکے کسبی ہین وہ نہ تو ہر کسی کو بتاتے ہین اور بعض تحریر مین بہی لائے ہین تو اونہون نے لکہہ تو دیا مگر پہر اپنا محتاج رکہا ہے یا بہت سخت محنت کے طریقہ سے ذکر کیا ہے اکثر فقرائے اہل ہنود اس کسب کو کرتے ہین اور پری ژام کہتے ہین اور اگر بتاتے ہین تو طالب صادق کو بتاتے ہین اور اپنے روبرو مشق کراتے ہین یہ اپنا دیکہا ہوا ہے کہ اگر اوستاد کے روبرو مشق نہین کی علیحدہ اسکو کیا تو بعض کو نہایت ضرر ہوا ہے اول اول اس ناکارہ جہان سے بہی یہ خطا ہوئی تہی جسکی وجہ سے اعصاب پشت و گردن بیکار ہین چنانچہ موافق بیان عوام اور تحریرات کے جو عمل کیا سو دمند ہوا جیساکہ کہتے ہین کہ مقعد گاہ کو جو بند کرتے ہین وہ ایڑی سے بند کرنا بیان کرتے ہین جب ہر ذکر مین بیخودی اور محویت تک پہونچنا شرط ہے تو اس ذکر مین خواہی مخواہی جسم بے حرکت ہوجاتا ہے پہر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایڑی اوس جگہہ ہی رہیگی نقل کرنا کچہہ اور بات ہے تجربہ کچہہ اور شے ہے اور فقرائے اہل ہنود نے جو آسن یعنے نشست تجویز کین ہین بعض بیشتر ذکر ہین جیسے ہمارے ہان نقش اللہ کو دیکہتے ہین دل اور تصور اور زبان سے تو ذکر ہی ہے اگر ذکر کی شکل بنائے تو گویا مجسم ذکر ہوگئے بعض اون مین خاص کسی غرض کے واسطے ہین جیساکہ گو مکہ آسن سے ہاضمہ درست ہوتا ہے پدم آسن گرانی اور سستی اعضا کہوتا ہے بجر آسن نافع امراض بلغمی اور سوداوی ہے دہنک آسن امراض صفرا اور خون سے بچاتا ہے کہن آسن بواسیر نواسیر بہگندر سے محفوظ رکہتا ہے مور آسن سے امراض شکم دور ہوتے ہین مہامندرا اون سے زہر مار اثر نہین کرتا۔ بیضے نیند دور کرنے کو ہین دوسرا امر یہ ہے کہ اونکے ہان عام مسئلہ ہے کہ جتنا یہان جسم کو دکہ دیا جائیگا اوتنا ہی وہان آرام ملیگا بعضے اونہین سے کہتے ہین دیہہ کو ڈنڈ مت دو دنیا مین رہ کر فقیری

گرو اسی کو اونہون نے راج جوگ لکہا ہے چنانچہ ہمارے حضرات عالی درجات نے وہ طریقہ کہا
ہے جسمین کچہہ کسی قسم کی تکلیف نہین ہے مگر ہان آہستہ آہستہ اوسکی مشق بڑہاوے سمجھنے کی بات ہے
کہ اگر یہ انتظام جسمی مین رہا تو لذت ذکر اور محویت و بیخودی کب نصیب ہوگی اب جسطرح اس کا
قاعدہ احقر کو مرشد سے پہونچا ہے اوسکو عرض کرتا ہے مگر ہان کچہہ دن محنت کرنا پڑیگا بعد اسکے
لذت حاصل ہوگی اول اول تو یہ لوہے کے چنے چبانا ہے اور جب سالک محنت کرکے اس کی
لذت اُٹہا لیتا ہے تو پہر اوسکا حال افیونی کا سا ہوجاتا ہے انعام الٰہی سے پہر نہین چہوٹتا پس
ذاکر کو چاہیئے کہ بعد نماز صبح خلوے معدہ مین بجائے خلوت جہان دوسرے کا گذر نہو سطح
ہموار پر بشکل مردہ چت لیٹے دونون ہاتہہ سیدہے برابر برابر رکہے تمام پشت زمین سے چسپان
رہے دونون انگوٹہے پیرونکے باہم ملحق رہین اور تہوڑی یعنے زنخدان اوستخوان جنس سے
ملادے زبان کو اولٹ کر حلق مین دے اور آنکہین بند کرکے ذکر پاس انفاس شروع کرے
خواہ لا اله الا الله خواہ ہو الله یا الله ہو کے ساتہہ ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے اسکی مشق بڑہانا
شروع کرے انشاء الله بعد ایک ہفتہ کے عجائبات نظر آنے لگینگے پہلے جو نور نظر آئیگا وہ مثل
ایک چہلنے کے ہوگا یعنے کچہہ نور کچہہ ظلمت وہ جو ظلمت ہوگی وہ بخارات جسمی ہونگے بعد چند روز
کے نور مثل ستارگان کے نظر آئیگا ایک سال کی محنت مین رازہائے پنہانی پر آگہی ہونے لگے گی
کشف القبور نصیب ہوگا اور علاوہ انکے جو واردات ہون اونکو سوائے مرشد کے دوسری
سے نہ بیان کرے ورنہ باب فتوح بند ہوجائیگا سیر ناسوت و ملکوت ابہی جگہہ ہوجائیگی مگر حرام
کاری نشہ بازی گوشت گائے سے پرہیز رکہے اگر کبہی گائے کے گوشت کہانے کا اتفاق ہو بہی
جائے تو فوراً غسل کرے دوسری بات یہ ہے کہ اگر بسبب ابر و گرد و غبار یا اندہیری کے نزول
انوار نہو تو ملول نہو ان موقع پر نزول کم ہوتا ہے پس جب جانے کہ سوا پہر بیٹکان مین ابہی ٹہیت سے
پڑا رہتا ہون اور سانس بہی بڑہگیا ہے اوسوقت یہ کرے کہ ذکر کرتے کرتے جب دم نیچے کو چہوڑے یعنے
لا اله کے ساتہہ سانس کو حبس کرکے بجائے معدہ اوسکو گرہ دے اور تصور کرلے کہ یہ دروازہ مسدود
ہوگیا جب اس جگہہ خوب مشق ہوجائے اوسوقت پہر بڑہا کر اوسکے بعد دوسرا بند ناف کی جگہہ دے
جب اسپر بہی قادر ہوجائے اوسکے بعد سانس کو الا الله کے ساتہہ حلق تک لیجا کر بند کرے یہانتک

خطرات رہتے ہین اونکے دور کرنے مین بہی کوشان رہے پس اس جگہہ بہی عمل ورآمد پورا پورا ہوجائے تب سانس کو الا اللہ کے ساتہہ کہینچکر کپال مین لیجاکر دونون ابرو کے بیچ مین بند کرے مگر تصور اسم ذات کا ہر جگہہ پر ضرور ہے اہل ہند کے نزدیک یہ مقام تریبنی ہے اور جسجگہہ سانس بند ہوتا ہے وہ بہنور گپہا ہے اس جگہہ سے ملک الموت کا کہٹکا جاتا رہتا ہے سیر جبروت نصیب ہوتی ہے آگے اسکے مقام اخص الخاص دماغ ہے کہ وہ مقام انہد ہے جب سانس اس جگہہ محتبس ہوتا ہے تو وہان عجیب عجیب آوازین سنتا ہے جسکو انہد ناد کہتے ہین سیر لاہوت اور ہاہوت سے مشرف ہوکر مقام صمدیت حاصل ہوتا ہے اگر ساتہہ اسکے صحت جسمانی بہی حاصل ہے تو عمر بہی بہت دراز ہوتی ہے پس جب اس شغل سے فارغ ہو تہوڑی دیر اوسہی ہیئت سے پڑے رہ کر سانس کو اچہی طرح بدن مین ساری اور جاری کرکے پہر بتدریج حرکت کرے جب جانے کہ تمام اعضا درست ہوگئے اوسوقت آہستہ آہستہ اٹہے اب طالب صادق اور شایق واثق کو لازم ہے کہ اس شغل کی مشق میرے خواجہ بندہ پرور خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی کی خدمت بابرکت مین حاضر رہ کر بہم پہونچاوے کسواسطے اوسکی سخی سرکار ہے باقی کسبی لوگ اسکے نکات کم بتاتے ہین۔

بیان ذکر نفی اثبات مین جلسہ اسکے متعدد ہین مربع یا دوزانو بیٹھکر بآرام سانس کو کہینچکر حبس کرکے دو سو مرتبہ ان اسماء کا ذکر کیا کرے مگر صبحکے وقت خلوے معدہ مین کیا کرے اسماء مذکور یہہ ہین

لا معبود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ لا مقصود الا اللہ لا محبوب الا اللہ + نفی سے مراد جملہ اشیاء کا معدوم جاننا اور اثبات سے مراد حق کو موجود جاننا مگر تا وقتیکہ نفی کنندہ خود نفی نہین ہوجاتا اثبات حق کو کہان پاسکتا ہے۔ **سوال** نفی کنندہ اپنی نفی کس طرح کرے **جواب** اسکے دو طریقہ ہین ایک یہ کہ عشق مولا مین بتصور معنے اس آیتہ شریف کے یعنے وفی انفسکم افلا تبصرون۔ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ مین تمہاری ذاتون مین ہون پس تم نہین دیکہتے اپنی ہستی کو جلاکر بہسم کردے کہ کچہہ وجود غیر از حق باقی نرہے مگر اس راہ مین پہلے لذات دنیا کا ترک کرنا جمعیت کا بہم پہونچانا تفرقہ سے بہاگنا ضروریات سے ہے۔ **بیت** بظاہر ذات حق در جملہ اشیاء ✤ نماند ہیچ لیکن ذات مولا۔

دوسرا طریقہ کسب کے ساتہہ ہے یعنے ہر صبح خلوئے معدہ مین بجائے خلوت بشکل مردہ

لیٹ کر آنکھین بند کر کے بعینہ جیسا کہ حبس دم مین مذکور ہے لیٹ کر جو سانس اوپر کو دے اسکے ساتھہ کہے لا الہ اور تصور کرے کہ میری ہستی باقی نہ رہے مر گیا اور جب سانس چھوڑے تصور کرے کہ زندہ ہوا یعنی لا الہ کے ساتھہ مرجانا اور الا اللہ کے ساتھہ زندہ ہوجانا جتنی دیر اسکو کریگا اوتنی ہی جلد کشف ہوگا اگر ساتھہ اسکے دوئی بہی دور ہوگئی تو چندروز مین بصفات اللہ موصوف ہوا اور جو کچھہ درمیان زمین و آسمان کے ہین ایک اس سے پوشیدہ نہ رہے جسطرف توجہ کرے اوسکی کمیت و کیفیت حقیقت پر آگاہ ہوا اور بعد فراغ وقت معمولی کے چلتے پہرتے ہر سانس کے ساتھہ اسکا ورد رکہنا جلد نفع دیتا ہے پس جو اسپر قادر ہوا گویا موتو قبل موتو کا کسب تمام کیا چونکہ مرنا ہر ذی روح کیواسطے ایکبار ہے جب فقیر جیتے جی بے انتہا دفع مرلیا پہر اسکو موت کہان اب انکو اختیار ہے کہ جب چاہین اس کالبد خاکی سے مفارقت کر کے مکان اصلی کی طرف رجوع کرین اسی واسطے بجائے لفظ موت کے انکے لئے وصال کہا جاتا ہے اس کسب کو بیٹھکر بہی کرتے ہین خواہ چشم کشادہ یا بند کر کے ہمارے سلسلہ مین ذکر نفی اثبات جہر کے ساتھہ کرنا اولی تر ہے دوسرے سلسلون مین بطور خفی کے کرتے ہین یعنی مربع بیٹھکر جو سانس باہر نکالتے ہین اوسکے ساتھہ لا الہ کہتے ہین جب اندر سانس کہینچتے ہین تو الا اللہ کہتے ہین اور سانس ہی کی حرکت سے لفظ اللہ کو دلپر ضرب کرتے ہین اور ہمارے خواجگان جب اس ذکر کو جہر کے ساتھہ شروع کرتے ہین تو پہلے تین بار پورا کلمہ شریف پڑہ کر بعد لا الہ کو تحت ناف سے اوٹہا کر کتف راست پر لیجا کر خیال کرتے ہین کہ غیر حق کو پس پشت ڈالتا ہون بعد بہائے اثبات حق الا اللہ کو دلپر ضرب کرتے ہین جسقدر ممکن ہو اس ذکر کو کرے مگر ہر دس بار کے بعد ایکبار پورا کلمہ پڑہے مع بسم اللہ کے اور ہر چار سو کے بعد ملاحظہ توبی توبی بجا لا کر تہوڑی دیر مراقبہ کرے جو واردات ہوا اوسکو دیکہے مین نے دیکہا ہے کہ میرے ہادی حضرت مولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی اوام اللہ افضالہ و نوالہ اکثر مریدونکو فرماتے ہین کہ بعد ہر نماز کے درود شریف اللہم صلے علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم اور سورہ اخلاص ہر ایک دس دس بار الحمد شریف ایکبار پڑہکر پیران سلسلہ کے نظر کردیا کرو مگر بعد نماز صبح و مغرب ایک تسبیح کلمہ طیبہ کے بہی پڑہ کر نظر کیا کرے اور بعد نماز تہجد کے دو تسبیح لا الہ الا اللہ کی چار الا اللہ کی چہہ اسم ذات کی

یعنے اللہ اللہ کے ضرور پڑہے ہمارے خاندان کے ہر ایک مرید کو اس وظیفہ کا ادا کرنا لازمات
سے ہے **سند** ذکر یک ضربی دو ضربی جب شروع کرے پہلے تین بار بسم اللہ شریف پڑہکر
کلمہ الا اللہ کو بدستور بالا دلپر ضرب کرے اور بعد چار سو کے ملاحظ تو ہی تو ہی بجالا کر مراقبہ کرے
بعدہ تین بار بسم اللہ شریف پڑہکر ذکر دو ضربی اسم ذات اللہ اللہ شروع کرے ضرب اول دلپر
ضرب دوم جگر پردے یہان ملاحظ انت الہادی انت الباقی وانت الحاضر وانت الناظر تصور
کرے جب یہ دو ضربی ذکر بارہ سو بار ہو چکی ایک ساعت مراقبہ کرکے تصور کرے کہ باطن مین
کیا علم و معرفت وارد ہوتا ہے بعد سر اٹہا کر تین بار تمام کلمہ طیبہ مع بسم اللہ کے پڑہکر ذکر ایک
ضربی اللہ اللہ سو بار دلپر ضرب کرے اگر طبع کو انشراح اور شوق ذوق ہو تو اختیار ہے
جبتک چاہے معروف رہے ذکر ناسوتی تمام کلمہ طیبہ اور لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر ملکوتی الا اللہ
ہے اور ذکر اللہ ذکر جبروتی ہے اور ہو ہو یہ ذکر لاہوتی ہے + **اور مشرب قلندریہ** مین جو
ذکر جہر اسم ذات کے ساتہہ کرتے ہین اوسکے ہمراہ دل سے تصور اسم ذات ہی کرتے ہین اور
نفی غیر اللہ و اثبات اللہ بہی اسی سے حاصل کرتے ہین اور ہمارے سلسلہ عالیہ مین اللہ
حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی انکا اکثر شغل ہی کرتے ہین اور سجدات خضوع
خشوع مین بہی زبان پر لاتے ہین اور انکے معنے پر ہمیشہ نظر رکہتے ہین اس مین فتوح اور کمالات
بیشمار حاصل ہوتے ہین اور سلسلہ قادریہ مین انکے ساتہہ مراقبہ کرنا معمولات سے ہے +
بیان مراقبات مین اہل ہند اسکو دہیان کہتے ہین سالک پر فرض ہے کہ حق کو اپنے
قلب پر حاضر اور ناظر جانے جب مراقبہ شروع کرے تو کوشش کرے کہ اپنی آنکہون سے
اپنے ابرو دیکہے اور جو سانس کہ اندر جائے اوسکے ساتہہ اللہ کہے اور جو سانس کہ باہر آئے
اوسکے ساتہہ ہو کہے پہلے اپنے کو دیکہے اور فراموش کرے جب اچہی طرح اپنی صورت نظر آنے
لگے اور اوسکو استحکام ہو جائے اوسوقت اوسکو فراموش کرکے شکل شیخ کو دیکہے جب اسمین کامیابی
ہو صورت مرشد پر نور احمدی کو دیکہے جب اسپر بہی قدرت ہو جائے اوسوقت صورت مرشد
پر نور حق کو دیکہے یہ ذکر گویا زینہ ہے فنا فی الشیخ کا اگر سالک سیر تجلیات اور کشف و کرامت
مین رہا تو بس اسی جگہہ رہ گیا اگر پورا مرتبہ فنا فی الشیخ حاصل کرنا ہو تو ہر وقت صورت

مرشد کو دیکھے یہان تک مشق بڑہائے کہ اپنی ہستی گم ہو کر صرف صورت مرشد ہی نظر آئے
جو دیکھے اوس سے دیکھے جو سنے اوس سے سنے بلکہ خیال رکھے کہ میری ہیئت جسمی بہی مبدل
بہ ہیئت مرشد ہو گئی ہے جب یہ سیر پکا ہو جاتا ہے تو پہر نہ اسکی ہستی رہتی ہے نہ ہیئت صرف
شیخ ہی رہ جاتا ہے یہ دیکھا ہے کہ جنکو مرتبہ فنا فی الشیخ حاصل ہوا ہے بعض کی ہیئت اصلی
مبدل بہ ہیئت شیخ ہو گئی ہے بعد اسکے پہر اسی طرح سے مرتبہ فنا فی الرسول حاصل ہوتا ہے
مگر اقتدائے شریعت ضرور ہے بے اسکے محال ہے بعد اسکے اسی طرح مرتبہ فنا فی اللہ پر
فائز ہوتا ہے اسمین دوئی کا دور کرنا اور موصوف بصفات اللہ ہونا بہی ضرور ہے کیونکہ واسطے
کہ اپنے محبوب کا ہر کار عاشق کو پسند خاطر ہوا کرتا ہے یہ مراقبہ مذکورہ چشم بند کرکے کیا جاتا
ہے مراقب کو چاہیے کہ استقامت ڈہیلۂ چشم مین کوشش کرے جبتک ڈہیلہ کو جنبش رہتی
ہے بخوبی جمعیت نہین ہوتی اور نہ نشانہ پر نظر جمتی ہے چاہیے کہ آہستہ آہستہ نظر کو
جماوے یعنے جب چاہے وہ بیحس اور ساکت ہو جائے بے اسکے لذت نہین ہوتی +
دوسری ترکیب یہ ہے کہ چشم کشادہ ہر دو پرہ بینی کو دیکھے یہانتک کہ سیاہی چشم
غائب ہو جایا کرے صرف سفیدی نظر آئے تو جمعیت خاطر خواہ حاصل ہو کر خطرات بند ہو جاتے
ہین اور بعضے وقت ایک چشم بند کرکے ایک آنکھ سے بہی کرتے ہین اسی کے دوسری ترکیب
دیکھنا اپنی روح اور اربع عناصر کا ہے اوسکی ترکیب یہ ہے کہ حسب قاعدہ معمولی دل کو
خطرات سے خالی کرکے نظر کو جما کر ہر دو پرہ بینی کے آگے اپنے دم کو دیکھے چند روز کی مشق
مین پہلے رنگہائے عناصر دکہائے دینگے جسوقت جو عنصر غالب ہوگا اوسے معلوم ہو جائیگا
یعنے ہر عنصر کا رنگ معلوم ہوگا اگر محنت بکمال پہونچے تو انشاء اللہ معائنہ روح ہوگا جسنے
اپنی روح کو دیکھا اوس نے گویا اللہ صاحب کو دیکھا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ +
دیگر اسم ذات پر اور خوشخط تحریر کرا کر چند روز اوسکو دیکھے پہر انشاء اللہ ایسا ہو جائیگا کہ
جسطرف نظر کریگا اللہ ہی نظر آئیگا ایسا ہی قاعدہ شغل آئینہ کا ہے کہ آئینہ روبرو رکہکر
نظر جما کر اوسکو دیکھا کرے جو شکل اُس مین معلوم ہو اوسکو بغور دیکھا کرے بعد تہوڑے دنکے
محنت کے وہ متحرک ہوگی اگر خوب محنت کریگا تو رفتہ رفتہ وہ گویا ہو جائیگی انتہا اسکی یہی ہے

دیگر طریق تصور کا اسطرح ہے یعنے بجائے خلوت مربع بیٹھکر آنکھین بند کرکے خطرات کو دور
کرکے بدل متوجہ ہوکر دلکی آنکھون سے مطلوب کو دیکھے فقرائے ہند دلکو کنول بولتے مین
اور تین جگہہ بیان کرتے ہین پہلا مول کنول کہ جو قریب نشستگاہ کے ہے دوسرا کنول صنوبری
یہ بائین پستان کے دو انگل نیچے ہے تیسرا سرنگ کہ یہ دماغ مین ہے جب فقیر اسکی
طرف رجوع کرتا ہے تو پہر خطرات نہین رہتے۔ دیگر مربع بیٹھکر پشت کو جہکا کر آنکھین بند
کرکے غوص کرے عجائبات نظر آئینگے مگر صاحب مراقبہ کو خیالات دنیا نہون قلب
اوسکا مولا کی طرف رجوع ہو غرض یہ ہے کہ جسقدر محنت کریگا اور اپنے خیال کو پختہ رکھیگا
جلد کامیاب ہوگا پس جب یہ کچھہ دن محنت کر لیتا ہے تو اوسکو یہ معاملہ پیش آتا ہے کہ اسکو
ایک میدان نظر آتا ہے اور اس مین ایک قبہ نظر آتا ہے پہر بعد تہوڑی محنت کے جب اسکا
گذر قبہ کے اندر ہوتا ہے تو اس جگہہ یہ اپنی صورت کو مراقب دیکھتا ہے جب یہ مرتبہ
حاصل ہو لیتا ہے تو گویا سیر قلب الہی کا نام ہے۔ دیگر دونون آنکھین بند کرکے نظر
دلپر جماے اور بالیقین جانے کہ حق تعالے میرے قلب مین حاضر و ناظر ہے سالک سمجھ جائے
کہ معنے آیتہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ پر ایسا شیدا ہو جیسا کہ شمع پر پروانہ ہے پس جب یہ
پروانہ ہوا بے پروا ہوا وہی ہے۔ دیگر الفقیر لا یحتاج الی اللہ کی یہی معنے ہین الغرض
سالک کے اذکار و اشغال و مراقبہ سے مراد صرف دید حق ہے اوسکا حاصل ہونا شفقت
مرشد کامل اور اپنی ہستی کو جلا کر دور کرکے غور سے دیکھے کہ حق تعالے جملہ موجودات مین ظاہر
اور آشکارا ہے اور حضرت انسان یہ تو مظہر خاص ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ خلق اللہ آدم
علی صورتہ۔ اور دیگر آیات قرآنی اسکا مصداق ہین چنانچہ ارشاد ہے۔ الم ذالک
الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب۔ یعنے الم کتاب توحید ہے
کہ اوس کتاب مین جہوٹ نہین ہے اور رہنما ہے متقیون کو اور متقی وہ ہین کہ جنہون نے
اثبات خدا تعالے مین اپنے کو فنا کیا اور ہستی اور نیستی دونون کو سہو کیا دوسری جگہہ اللہ
تعالے فرماتا ہے۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ایضاً نحن اقرب الیہ من حبل الورید
اس کلام سے معلوم ہوا کہ محرک مطلق وہی ہے جب محرک وہی ہے تو وجود الہی کا پیرایہ ہے

ایضاً نحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون + ایضاً واللہ مافی السموٰت وما فی الارض وکان اللہ بکل شئی محیط ایضاً وھو معکم اینما کنتم ایضاً اللہ لا الہ الا ھو + ایضاً کان اللہ علیکم رقیبا + ایضاً اللہ رب السموٰت والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطاباً + ایضاً ونفخت فیہ من روحی + پس صاحب مراقبہ کو چاہیے مطالب آیات صداقت درجات کو خوب ذہن نشین کرکے انکی محبت مین اپنی بود کو جلاکر نابود کردے تاکہ دوئی باقی نہ رہے حق بحق جلوہ گر ہو حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ابیات

من خدارا آشکارا دیدہ ام گر کسے پرسد چگونہ دیدہ	آشکارا من خدارا دیدہ ام صورت از دو شمارا دیدہ ام

چنانچہ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔

اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ میپرسی	او در من و من در وے چون بو بگلاب اندر

بیان انوار کہ جو مراقبہ اور اذکار و اشغال مین وارد ہوتے ہین پس جب سالک کو ذکر قلبی حاصل ہوتا ہے اوسوقت انوار اسکو ظاہر ہونے لگتے ہین کبھی اپنے مین کبھی خارج مین جسم سے اور ظہور انوار کا ہوتا دل اور سر یا دست راست و چپ اور کبھی سر اور کبھی آگے اور کبھی یمین پہ محمود ہین سالک کو اسمرتبہ مین عاشق انوار ہو کر رہ جانا بیجا ہے اور جو انکے خیال مین رہا وہین رہا اور جو نور کہ کتف راست سے ظاہر ہوتا ہے وہ نور کراماً کاتبین کا اور جو بے اتصال کتف کی جانب چپ سے ظاہر ہو وہ نور مرشد کا سمجھنا چاہیے کہ وہ رفیق راہ ہے اور جو نور کہ جانب قبلہ سے ظاہر ہوتا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ ہادی طریق مستقیم ہے اور جو کتف چپ سے پیدا ہوتا ہے وہ نور ملائکہ کاتب سیئہ کا اور جو جانب پر و مینی چپ سے بصورت شخص صاحب تسبیح و عصا نمودار ہو وہ ابلیس ہے اور وہ نور کہ جو آگے و پیچھے سے ظاہر ہوا اور بعد جانے اوسکے حضور خاطر اشتیاق و طلب غالب ہو وہ نور حضرت صمدیت ہے اور جو نور کہ بالائے سینہ اور ناف سے برنگ آتشی دودناک ظاہر ہوتا ہے وہ خناس ہے اور وہ نور کہ

جو دل سے ظاہر ہو سفید رنگ مائل بہ زردی وہ نور دل ہے اور جو نور خالص سفید
ہوتا ہے وہ نور روح اعظم ہے اور جو نور کہ مثل آفتاب کے ہوتا ہے وہ بھی نور روح
ہوا کرتا ہے نور قلب مین ایک اور بات ہے کہ یہ پہلے مثل ستارہ کے دکھائی دیتا ہے
بعد مین مثل ماہ کے ہو جاتا ہے طالب ان مین سے ایک پر بھی توجہ نکرے بدستور اپنے
کار مین مصروف رہے۔

علامات آواز جو آواز آگے اور داہنی طرف سے اور آسمان کی طرف آوے وہ رحمانی
ہے وہ دوبارہ پھر آئے گی اور جو آواز پیچھے اور چپ سے اور زمین سے آئے وہ
شیطانی ہوتی ہے جب رفع ہوتی ہے بار دیگر نہین آتی اور جو شکم سے آتی ہے وہ جانب
مرشد اور خدا سے ہوتی ہے۔

فائدہ طریق شغل آئینہ کا معروف ہے اسکا شاغل اپنی موت پر آگاہ
ہو جاتا ہے یعنے جس روز شاغل کو آئینہ مین اپنا عکس نہ معلوم ہو جان لے کہ موت
قریب ہے جو کرنا ہے فوراً اوسکو انجام دے ایسے ہی اگر دونون انگلیون سے
دونون سوراخ گوش بند کرے اور کچھ آواز معلوم نہو یہ بھی علامت موت ہے۔

فائدہ زبان کے بڑھانے نرم کرنے کو مرچ سیاہ نمک لاہوری زبان سے ملا کرین۔

بیان نشستہائے درویشی کہ فقرائے ہند آسن کہتے ہین

اہل ہند ذکر کو سوکرم بولتے ہین اور زہد اور ورع کو دھرم کہتے ہین اور اہل ہند کے ہان
تقوے سے مراد تجرید سے ہے۔

سہج آسن مراد اس آسن سے نشست مربع سے ہے بدستور بالا اہل ہند پاس انفاس اسم
سوہم سے کرتے ہین یعنے سانس جب اندر جائے سو جب باہر آئے ہم کہتے مین سو عبارت
از رب ارباب اور ہم عبارت از رب وحی ہین۔

الکہ آسن طریق اسکا یہ ہے کہ دو زانو بیٹھکر دست چپ کی مٹھی باندھکر زانوئے راست
پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی کہنی ٹیکا کر اوسکی مٹھی باندھکر اوس مٹھی پر ٹھوڑی رکھے

اور ناف کو شکم سے ملا کر دم کو اوپر کھینچکر اللہ کا تصور کرکے اوسمین محو ہو جائے اہل ہند
اسم الکہ کا تصور کرتے ہین۔

گرنبہ آسن معنے اسکے نشست گاہ باخدا ہین اسکے دو طریق ہین ایک یہ کہ دست و پاو
سر باہم ملا کر بفراغت بیٹھے دوسرا وہ کہ پائے چپ سے ایک زانو ہو اور کف پا زیر سرین کہی
انگشتان تخنے پائے راست سے ملاوے اور ہر دو دست زانوئے چپ پر رکھے سر اور گردن
کو سیدہا رکھے داہنے شانے کو کج کرکے ہی ہی کہتا ہوا سانس کے ساتھ زانوئے چپ کیطرف
جائے اہل ہند اس ذکر کو ذکر ہہی کہتے ہین۔

گرہبا آسن یعنہ اسکی ہیئت ایسی ہے کہ جیسے بچہ شکم مادر مین رہتاہے اس آسن کے ساتھ جوگی
لوگ ذکر نرنجن کرتے ہین مراد نرنجن سے لاتعین ہے ناف کو پشت سے لگا کر دم کو حبس
کرکے شکم مین اوپر نیچے پہراتے ہین۔

برہم آسن یعنے ہر دو کف پا زیر خصیتین رکھے اور دونون ہاتھ پشت سے چپکا کر اسطرح
مشغول ہو کہ سر کو قدرے کج کرکے اندک جنبش دے اور زبان کو زیر دندان دبا کر سانس کو
از راہ بینی زور سے باہر کو چھوڑے اوس سے دونی قوت کے ساتھ اندر کو لیجاوے اس
آسن پر تصور کرنیکا یہ مختار ہے تصور ہائے بالا سے جو چاہے عمل مین لائے واسطے صفائی قلب کے
معمول گورکہناتہ کا ہے۔ **سدہ آسن** ہیئت اسکی یہ ہے کہ پاشنہ قدم چپ کا رگ سیونی کہ
زیر فوطہ ہے اوسپر رکھے اور پاشنہ پائے راست مقعد پر رکھے گردن سیدہی رہے اس آسن یعنی اس نشست سے
جوگی ذکر اگوجن کرتے ہین مراد اگوجن سے کشش ہے یعنے بہ نشست سدہ آسن بیٹھکر دونو سرین کو ایک جگہ
جماکر نیلوفری کو چاہے اوپر کو کہینچے چونکہ نیلوفر خانہ آتش ہے جب اسکو اوپر کو کہینچتے ہین تو ایسی حرارت پیدا ہوتی
ہے کہ تمام کثافت اور چیز غیر معتاد کو سوختہ کردیتی ہے **پدم آسن** یعنے قدم راست ران چپ پر اور قدم چپ
ران راست پر رکھے اور انگشت دست چپ سے سر انگشت قدم چپ اسیطرح اپنے ہاتھ کی انگلیون سے سر انگشت قدم
راست پکڑ کر ہاتھ قفا پر سر لا کر ٹہوڑی بجا دل رکھکر تصور کرے جو اس نشست کے مناسب ہے مستی اور گرانی
اعضا دور ہوتی ہے گو مکہ آسن یہ ہاضمہ کو درست کرتا ہے یعنے پاشنہ قدم چپ زیر خصیتین اور
زانوئے قدم راست بر زانوے چپ رکھے۔

سلسلہ شریف قادریہ فریدیہ

اسم بزرگ	سن وماہ وصال	جائے مزار	کیفیت
حضرت سرور عالم باعث ایجاد آدم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مدینہ طیبہ	زمانہ عیسے علیہ السلام سے چھہ سو برس بعد مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے اور بعمر چالیس سال بماہ رمضان المبارک نزول وحی شروع ہوا اور شب ۲۷ صفر واقع بعثت سے تیرہ برس بعد مکہ سے ہجرت فرماکر بروز دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول کو داخل مدینہ منورہ ہوئے خلفاء حضور کے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ابو عبیدہ حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبد الرحمن رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین یہ عشرہ عشیر کہلاتے ہین اور قطعی جنتی ہین۔
حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ	نجف اشرف	۱۳ رجب بروز جمعہ واقع فیل سے تیس برس بعد تولد ہوئے اور قبل از بلوغ ایمان لاکر اقرار رسالت کیا اور سنہ ۳۵ھ مین مسند آرائے خلافت ہوکر پانچ برس تین ماہ کار خلافت کا انجام دیکر ابن ملجم ملعون کے ہاتھہ سے جام شہادت نوش کیا۔
حضرت امیر المومنین امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ	کربلائے معلے	کنیت حضور کی ابو عبد اللہ و ابو الائمہ لقب سید و سید الشہدا کہ امام سوم ائمہ اثنا عشر سے تہے ولادت

			حضرت کی بروز سہ شنبہ ۴ شعبان سنہ ۴ ہجری مدینہ طیبہ میں ہوئی مدت حمل چھ ماہ + نبی جسکا مداح ہوا ہے ولا + ثنا اوسکی کیونکر ہو سکے ادا + ۵۸ برس کی عمر میں شہادت پائی۔
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابن امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام۔	۱۸ محرم سنہ ۹۵ھ دشمنون نے زہر دیکر شہید کیا۔	جنتہ البقیعہ	امام چہارم کنیت آپکی ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر لقب سجاد و زین العابدین ولادت باسعادت آپکی مدینہ طیبہ مین سنہ ۳۸ھ مین ہوئی ایک صحابہ رسول فرماتے ہین کہ جس زمانہ مین حضرت مبتلائے قید سخت تھے مین نہایت مشکل سے آپکی خدمت مین پہونچا مین نے عرض کیا کہ اگر بجائے آپ کے بندہ اس جگہہ ہوتا تو بہتر تہا حضرت نے فرمایا تو خوش رہ قید و قتل و زہر دولت موروثی ہیں اس مین درجات ولایت کو عروج ہوتا ہے طوق و زنجیر مجھے کچھہ اذیت نہین دیتی اگر چاہون تو یہ ابہی جدا ہو جائین چار روز بعد سنا کہ حضور بندی خانہ سے نکل گئے مین نے عبد الملک سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے اسنے کہا میک چلے گئے اور میری حرم سرائے مین آکر کہا کہ تیری یہ مجال کہ تو اہلبیت کو اذیت دے اور ہیبت سے مین کچھہ نہ کہہ سکا
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام	۷ ذوالحجہ بروز دوشنبہ سنہ ۱۱۴ھ	جنتہ البقیعہ	امام پنجم کنیت آپکی جعفر لقب باقر تہا اسنے حضرت امام حسن علیہ السلام کے ایکبار آپ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لیگئے سلام علیک کی وہ حالت استغراق مین تھے آنکھین بند تہین جواب سلام دیکر پوچھا کون ہے آپنے فرمایا باقر بن سجاد یہ سنکر اُنہون نے اُٹھکر آپکے دست و پا کو بوسہ دیکر روتے رہے اور کہا کہ رسول خدا کا مجھسے ارشاد ہے کہ میرے فرزندون سے اگر محمد بن علی سے ملے تو کہیو پروردگار تجھکو نور حکمت دیگا ولادت آپکی مدینہ مین بروز جمعہ ۳ صفر سنہ ۵۷ھ مین ہوئی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	جمعہ یا دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۹ھ	جنۃ البقیع	امام ششم کنیت ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل لقب صادق والدہ آپکی اولاد سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تہیں اوصاف حمیدہ حضور کے دیکہنے شواہد النبوت سفینۃ الاولیاء و اخبار الاخیار وتذکرۃ الاولیاء ہند سے معلوم ہو سکتی ہیں ولادت آپ کی ۱۳ ربیع الاول بروز دوشنبہ سنہ ۸۰ھ مین ہوئی۔
حضرت امام موسےٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن امام جعفر صادق	۵ رجب بروز جمعہ سنہ ۱۸۳ھ	بغداد شریف	ولادت آپکی بمقام ابوا میان مکہ و مدینہ بروز یکشنبہ ۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ مین ہوئی آپ امام ہفتم اور کنیت آپکی ابو الحسن و ابراہیم لقب کاظم فضائل حضرت کے احاطہ تحریر سے افزون ہیں یحییٰ بن خالد ملعون کے ہاتہ سے شہادت پائی۔
حضرت امام موسےٰ رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن امام موسےٰ کاظم	۹ رمضان یا صفر سنہ ۲۰۳ھ	قریہ سنایا یا ولایت طوس	آپ امام ہشتم و خلیفہ اپنے پدر کے کنیت ابو الحسن لقب رضا ولادت آپکی بروز پنجشنبہ گیارہ ربیع الآخر ۱۵۳ھ مدینہ منورہ مین ہوئی ہزار ہا خوارق وکرامت ذات بابرکات سے ظہور مین آئے مامون رشید نے بہزار اسرار زہر آلودہ کہانا کہلا کر شہید کیا مزار گہر بار سے ابہی فیض جاری ہے۔
حضرت ابو محفوظ خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بن فیروز کرخی	۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ	کرخ	آپ حضرت امام موسےٰ رضا علیہ السلام کے ہاتہ پر مسلمان ہوئے تحصیل علوم ظاہر کے امام ابو حنیفہ کوفی سے کی اور تکمیل کار درویشی کے حضرت امام موسےٰ رضا سے کر کے خرقہ خلافت پایا اور نیز خواجہ حبیب راعی خلیفہ خواجہ سلمان فارسی سے بہی خرقہ خلافت حاصل کیا خلیفہ آپکے خواجہ حسن سری سقطی۔
حضرت خواجہ ابو الحسن سری سقطی رح			شیخ وقت امام اہل طریقت عالم باعمل پہلے کار تجارت کرتے تہے اوس حال مین بہی ہزار نفل سے

			کم نہ پڑتے سب سے پہلے کلمات توحید بغداد میں آپ ہی نے فرمائی خلفاء آپکے جنید بغدادی و ابوالحسن نوری و شاہ محمود
حضرت ابوالقاسم سید الطایفہ جنید بغدادی طاؤس العلما رحمۃ اللہ علیہ بن محمد	۲۷ رجب سنہ ۳۰۳ھ	بغداد شریف	نیشاپور مین پیدا ہوئے تیس سال برابر تمام تمام شب ایک پاؤن سے عبادت حق مین کہڑے رہے ہین شیخ ابوجعفر حداد کہتے ہین کہ اگر عقل مرد ہوتی تو صورت جنید مین ہوتی خلفاء آپکے خواجہ ممشاد علو دینوری خواجہ ابوبکر شبلی شیخ علی رودباری و شاہ عثمان مغربی و شاہ دقاق۔
حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بن یونس۔	۲۷ ذالحجہ بروز جمعہ سنہ ۳۳۵ھ	بغداد شریف	آپ کے والد امرائے نہاوند سے تہے آپ سامرہ ملک خراسان مین پیدا ہوئے مجاہدہ کی یہ صورت تہی کہ شبکو آنکہون مین نمک بہر لیا کرتے تہے کہ نیند نہ آوے یہانتک کہ سات سیر نمک اس کار مین صرف ہوا شیخ جنید آپکو تاج فرمایا کرتے تہے عمر آپکی بیاسی برس کی ہوئی خلیفہ آپکے شیخ عبدالواحد بن عزیز یمنی
حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ	ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۳۶ھ	امام احمد حنبل کے روضہ مین	امام اہل سنت صاحب شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و معرفت بعد وصال پیر کے صاحب سجادہ ہوئے خلیفہ آپ کے شیخ ابوالفرح طرطوسی مزار بغداد مین۔
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۴۴۷ھ	بغداد شریف	سر حلقہ اولیاء زمان زبدۂ شیخان جہان صاحب تجرید و تفرید یگانہ روزگار صاحب کاسگار متوکل علی اللہ گزرے ہین خلیفہ آپ کے شیخ ابوالحسن
حضرت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ	ماہ محرم سنہ ۴۸۶ھ	ایضاً	اسم آپکا علی بن محمود بن جعفر الہنکاری صایم الدہر قایم اللیل تیسرے روز برائے سد رمق کچہ قدرے نوش فرماتے مقتدائے وقت صاحب کرامت و خوارق گزرے ہین۔ خلیفہ آپکے شیخ ابوسعید مبارک مخزومی۔

حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۵۱۳ھ	بغداد شریف	اسم مبارک علی بن حسین سلطان الاولیا برہان الاتقیا سراج الاصفیہ پیر سالکان طریقت جامع علوم ظاہری باطنی ہم جلیس خضر علیہ السلام کے + خلیفہ آپکے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔
حضرت غوث الثقلین سلطان محی الدین شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز بن سید ابی صالح بن سید موسے بن سید عبد اللہ بن سید عمر زاہد بن سید محمد رومی بن سید داؤد بن سید موسے ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسے ثالث بن سید عبد اللہ محض بن سید محمد حسن مثنی بن حضرت امام حسن علیہ السلام	شب شنبہ ۱۱ یا ۹ ماہ ربیع الثانی بعد نماز عشا ۵۶۱ھ مدت عمر ۹۰ سال، ۷ ماہ	اشرف البلاد بغداد در مدرسہ باب الازج	کنیت در طریقت امام ائمہ در شریعت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی ولادت باسعادت آپکی بمقام جیل کہ طبرستان مین واقع ہے اوسکو جیلان وگیلان بھی کہتے ہین بعض کے نزدیک جیل ایک موضع ہے کنارہ دجلہ پر بغداد سے ایکروز کے رستہ پر اور بغداد مین برج عجمی آپکی سکونت کی جگہہ مشہور ہے ولی مادرزاد اور بے واسطے کسی اور کے روحانیت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام سے فیض پایا اور پیر خرقہ حضور کے شیخ ابوسعید مخزومی ہیں ۴۷۱ھ مین تولد ہے کہ یکم رمضان تھی مگر ایام شیرخواری مین کبھی دنکو شیر مادر نہین نوش فرمایا سولہ برس کی عمر مین اگر بغداد مین تحصیل علوم کیا ۵۲۱ھ مین باشارہ جناب سرور کائنات وعلی مرتضے جد خود ممبر پر بیٹھکر وعظ فرمایا آپکے وعظ مین سامعین کو حالت وجد ہوتی پہلے سفر مین ساٹھہ رہزن آپکے ہاتھہ پر تائب ہوئے فضائل حضور کے کتبہائے معتبرہ مین موجود ہین اور غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب وجلاء الخواطر وقصائد وغیرہ کتب آپکے تصنیفات سے ہین۔ حلیہ مبارک نحیف البدن میانہ قد سینہ چوڑا کشادہ وپیشانی کشادہ

گندم گون پیوستہ ابرو بلند آواز لباس بطریق علماء زیب تن رکھتے + خلفا حضرت کے + سید سیف الدین ۵۱۲ھ سید عبد الرزاق ۵۹۵ھ سید ابو ذکریا یحیی سید شرف الدین عیسی سید شمس الدین ۵۸۷ھ عبد العزیز پسران حضرت شیخ ابو عمر قریشی شیخ قضیب البان موصلی شیخ احمد مبارک سید احمد رضی شیخ ابو عمر صریفنی شیخ محمد اوانادانی

نام	تاریخ وفات	مدفن	کیفیت
شیخ ابو السعود بن شبلی ۵۷۹ھ شیخ حیات حرانی ۵۸۱ھ شیخ ابو عبد الرحمان ۵۸۵ھ پسران جناب سید ابو الفضل محمد پسر حضرت شیخ موفق الدین ۶۲۰ھ مقدسی شیخ ابو اسحاق ابراہیم پسر حضرت شیخ صدر الدین قونوی شیخ محی الدین ۶۳۸ھ ابن العربی شیخ ابو نجیب سہروردی۔			
حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	۵۶۲ھ	بغداد	امام طریقت شیخ وقت گنجینہ اسرار الٰہی صاحب کشف و کرامت ہم جلیس حضرت علیہ السلام۔ خلیفہ آپکے شیخ عمار یاسر شیخ روزبہان کبرا ۶۰۶ھ شیخ فیروز قیصری و شیخ شہاب الدین سہروردی۔
حضرت شیخ عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ	۵۸۲ھ	•	قائم اللیل صائم الدہر کامل وقت صاحب تجرید و تفرید خلیفہ آپکے شیخ نجم الدین کبرا۔
حضرت شیخ نجم الدین کبرا رحمۃ اللہ علیہ	جمادی الاول ۶۱۸ھ	خوارزم	کنیت ابو الجناب نام احمد بن عمر الخیوقی خطاب کبرا اولی تراش علم مناظرہ مین یکتا بابا فرج تبریزی اور شیخ روزبہان سے استفادہ اٹھایا۔ خلفاء آپ کے شیخ رضی الدین علی لالا نجم الدین رازی ۶۵۴ھ عین الزمان جمال گیلی سیف الدین ۶۵۸ھ باخرزی شیخ مجد الدین بغدادی۔
حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رحمۃ اللہ علیہ بن سعید از اولاد حکیم سنائی۔	۳ ربیع الثانی ۶۴۲ھ	غزنی	جائے مولد آپکا غزنی مرید و خلیفہ شیخ نجم الدین کبرا کی اور شیخ احمد یسوی و خواجہ یوسف ہمدانی وغیرہ ایکسو چار بزرگو نسے خرقہ تبرک حاصل کیا خلیفہ آپکے شیخ مجد الدین بغدادی۔
حضرت شیخ مجد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔		خوارزم	کنیت آپ کی ابو شریف و ابو سعید نام شرف الدین ابن المؤید آپ طبیب حاذق سلسلہ قادریہ مین مرید شیخ رضی الدین کے سلسلہ سہروردیہ مین مرید شیخ نجم الدین کبرا کے خلیفہ آپکے شیخ احمد جورقانی۔
حضرت شیخ احمد جورقانی رحمۃ اللہ علیہ اسم آپکا جمال الدین۔	۶۶۹ھ	•	شیخ وقت مقبول خدا عالم علوم شریعت و طریقت ماہر رموز حقیقت و معرفت آپکے حق مین شیخ رضی الدین نے فرمایا کہ جو شیخ احمد سے ملا اس نے گویا جنید و شبلی سے ملاقات کی خلیفہ آپکے شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی۔

حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی الاسفرائی رحمۃ اللہ علیہ	یکشنبہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۶۹۵ھ	بغداد	جائے مولد آپکا کسرق تواریخ اسفران ولادت آپکی سنہ ۶۳۹ھ مین ہوئی نہایت بزرگ کہ آپکے خلیفہ شیخ رکن الدین فرماتے ہین کہ اگر اس زمانہ مین وجود باجود شیخ عبد الرحمن کا نہوتا تو سلوک بالکل محو ہوجاتا پروردگار کو یہ طریق باقی رکہنا تہا آپکو مجدد کیا۔
حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ۔	شب جمعہ ۲۲ رجب سنہ ۷۳۶ھ	بغداد در بقرہ عبد الوہاب عماد الدین	کنیت آپکی شمس الدین وابو المکارم نام احمد بن محمد کہ امیرزادے سمنان کے تہے پندرہ برس کی عمر مین مصاحب سلطان ہوئے آخر دنیا کو ترک کرکے سنہ ۶۸۳ھ مین مرید ہوئے چندروز مجاہدہ کرکے خرقہ خلافت پایا خلیفہ آپ کے شیخ محمود مزدقانی و شیخ نجم الدین اولادکانی سنہ ۷۷۶ھ
حضرت شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۷۶۶ھ	مزدقان	مقام بلند کیفیت ارجمند رکہتے تہے صاحب زہد و تقوی یگانہ عصر عالم بے بدل مرد متوکل عظمت و کرامت خلیفہ آپکے سید علی ہمدانی۔
حضرت سید علی ہمدانی امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ بن شہاب الدین۔	۵ جمادی الاول بمقام کشمیر سنہ ۷۸۶ھ	ختلان	پہلے کسب درویشی شیخ تقی الدین کی خدمت مین کیا اونکے انتقال کے بعد شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے مرید ہوکر تکمیل کی چارسو اولیا سے استفادہ اوٹہایا سنہ ۷۸۱ھ مین وارد کشمیر ہوکر پانچ سال ہدایت خلق مین مصروف رہے خانقاہ آپکی موجود ہے خلفاء آپکے میر محمد ہمدانی پسر حضرت و سید حسین و سید حیدر و سید جمال الدین و سید کمال ثانی و سید فیروز و سید قاضی و سید رکن الدین و فخر الدین و شیخ محمد قریشی و سید عزیز اللہ و شیخ احمد قریشی و حاجی محمد حافظ و شیخ سلیمان و خواجہ اسحاق ختلانی۔
حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ		•	صاحب تجرید و تفرید عالم بے بدل درویش بے مثل مجاہد باللہ صاحب خوارق و کرامت - خلیفہ آپکے

			سید محمد نور بخش قادری صاحب سلسلہ قادریہ نور بخشیہ ۔
حضرت سید محمد نور بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ ۔	•	•	صحیح النسب سادات عظام ہم زمانہ حضرت گیسو دراز بندہ نواز کے قطب عہد مدار وقت امام زمان صاحب فتوح خلیفہ آپکے شیخ جلال الدین شیرازی دہلوی و شیخ علی نور بخش قادری صاحب سجادہ
حضرت سید محمد علی نور بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ	•	•	عالم باعمل صاحب زہد و تقویٰ اول درجہ کے سیاح بہت سے اولیا سے نعمت پائی ذات بابرکات جامع گنجینہ فیوضات ربانی سلسلہ قادریہ مین حضرت شیخ حسن محمد صاحب چشتی آپکے خلیفہ ہوئے ۔
حضرت شیخ حسن محمد چشتی	۱۷ ذوالحجہ	احمد آباد	ذکر خیر آپکا حصہ اول مین ہو چکا ہے ۔
حضرت شیخ محمد اعظم قطب چشتی	۱۹ ربیع الاول سنہ [illegible] ھ	ایضاً	ذکر خیر آپکا حصہ اول مین ہو چکا ہے ۔
حضرت حاجی حرمین شریفین خواجہ شیخ یحیےٰ مدنی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۷ صفر سنہ ۱۱۲۲ھ	مدینہ منورہ	خلفا انکے حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی حضرت شیخ فتح محمد غیاث الدین قادری کیرانوی قدس اللہ اسرار ہما ۔
حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲	دہلی	خلیفہ انکے حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی ہوئے
حضرت خواجہ مولانا نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز	۱۲ ذیقعدہ [illegible]	اورنگ آباد دکن	حضرت مولانا فخر الدین پسر آنجناب قدس اللہ سرہ العزیز انکے صاحب سجادہ ہوئے باقی حصہ اول مین ہے ۔
حضرت خواجہ مولانا محمد فخر الدین فخر جہان قدس اللہ سرہ العزیز سلسلہ بدری حضرت کا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے	۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ھ	قصبہ مہرولی متصل شاہجہان آباد	خلفاء انکے حضرت خواجہ مولانا نور محمد بیل مہاروی قدس اللہ سرہ العزیز مولانا تاج الدین سید میر محمدی قادری حضرت حاجی لعل محمد صاحب حضرت مرزا بخش اللہ بیگ صاحب شاہ عبد اللہ حضرت خواجہ ظہور اللہ حضرت مولوی روح اللہ حضرت سید احمد حضرت محمد سلیم حضرت شمس الدین مولانا بدیع الدین مولانا فرید الدین مولوی کرم مولوی

ملتاہے اور سلسلہ مادری سید بندہ علی نز تک ملحق ہوتا ہے۔			فریدالدین دہلوی مولوی روشن علی مولوی حسن محمد مولوی محمد صالح حضرت شیخ ضیاء الدین خواجہ خدا بخش بیکانیری حضرت حاجی خدا بخش حضرت محمد غوث کیرت پوری حضرت قاضی احمد علی بہوپالی مولانا اصغر علی حضرت مولانا نیاز احمد حضرت مولانا قطب الدین پھر آنجناب حضرت مولانا محمد غوث پسر آنجناب حضرت اکبر بادشاہ اور حضرت ابوظفر کو بھی خوردسالی مین اُن کے والد نے بیعت کرا دیا تھا اور تکمیل علم الٰہی کی مولانا قطب الدین و میر عماد الدین سے کی۔
حضرت قبلہ عالم مولانا خواجہ نور محمد مہار وی رحمۃ اللہ علیہ	۳ ذالحجہ سنہ ۱۲۰۵ھ	بمقام چشتی علاقہ بہاولپور	خلفاحضرت کے مولانا خواجہ قاضی محمد عاقل خواجہ نور محمد نار والہ صاحب حافظ محمد جمال چشتی ملتانی خواجہ شاہ سلیمان تونسوی حافظ غلام حسین چیلا دہنی مولوی مسعود جہانگی والے حافظ غلام محمد کیڑی والے حافظ غلام ناصر پیش امام شیخ جمال محمد سید عارف شاہ پاک پٹنی۔
سلطان الاولیا مولانا خواجہ قاضی محمد عاقل فاروقی چشتی کوٹ مٹھنی رحمۃ اللہ تعالےٰ	۸ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ	کوٹ مٹھن ضلع ڈیرہ غازیخان	خلفاء محبوب الٰہی مولانا خواجہ خدا بخش مولوی سلطان محمد مولوی عبداللہ احمد پوری خلیفہ شرف الدین خلیفہ محمد اعظم حافظ جان محمد اوچی خواجہ تاج محمود صاحب حاجی نصرت میان نور محمد خواجہ نور حسن صاحب خلف قبلہ عالم مہاوری خواجہ محمد نبیرہ اکبر قبلہ عالم قاضی محمد مراد مولوی احمد یار شریف محمد مولوی ڈونشاہ محمد غوث کہ سلسلہ آپکا جاری ہے سنہ ۱۳۰۶ھ مین وصال ہوا۔
حضرت محبوب الٰہی مولانا خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ	۱۲ ذالحجہ سنہ ۱۲۶۹ھ	ایضاً	خلفاحضرت مولانا خواجہ شاہ غلام فخرالدین فخرجہان خواجہ نصیر بخش صاحب بن خواجہ نور حسن صاحب مخدوم کرم حیدر از اولاد مخدوم جہانیان مولوی غلام کبریا قتیبا بادی مولوی صالح محمد ملتانی

			مخدوم عنایت شاہ مخدوم حیدر بخش قاضی فتح محمد ملتانی سید لال شاہ مولوی محمد حسین ملتانی
حضرت شیخ العالم مولانا خواجہ غلام فخر الدین جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ	۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	ایضاً	خلفاء حضرت کے حاجی حرمین شریفین مولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی ادام اللہ افضالہ ونوالہ باقی حصہ اول میں
حاجی حرمین شریفین حضرت خواجہ بندہ پرور مولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی ادام اللہ افضالہ ونوالہ	سال ولادت حضور کا سنہ ۱۲۶۱ھ ہے	جائے مولد چاچڑاں شریف	خلفاء حضرت کے صاحبزادہ والا قدر مولانا خواجہ محمد بخش صاحب صاحبزادہ خواجہ فضل حق صاحب نیرہ قبلہ عالم سید ولایت شاہ سید مراد شاہ حافظ محمد صاحب صاحب سجادہ خانقاہ حاجی پور شریف مولوی عاقل محمد صاحب سجادہ ہڑند ضلع ڈیرہ غازیخان سید غریب شاہ صاحب سید غلام شاہ صاحب از اولاد مخدوم جہانیاں سید بہادر شاہ سید مومن شاہ سید احمد جان ۔

سلسلہ سہروردیہ

نام بزرگ	سن و ماہ وفات	جائے مزار	کیفیت
حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ ۔	۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۶۲ھ	ملک شام متصل مزار لوط علیہ السلام	آپ مرید خواجہ فضیل بن عیاض کے وہ مرید خواجہ عبد الواحد بن زید کے وہ خلیفہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے دوسرا سلسلہ حضرت کا خواجہ حسن بصری سے ہے جو سلسلہ چشتیہ میں بیان ہوا تیسرا سلسلہ اسطرح ہے کہ خواجہ فضیل کو خرقہ خلافت شیخ ابی عمران موسے الراعی سے پہونچا اونکو دو جگہہ سے ملا ۔ ایک حضرت عمر خطاب سے دوسرا خواجہ اویس قرنی سے چنانچہ یہ سلسلہ ہمارا اویسیہ اور فاروقیہ بھی ہے ۔

حضرت شیخ ابو علی خواجہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ	شہادت پائی	•	ستوطن بلخ مرید و خلیفہ سلطان ابراہیم بلخی کے اور حضرت امام موسے کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے بہی خرقہ خلافت حاصل کیا تمام عمر توکل اور قناعت سے بسر کی خلیفہ آپکے خواجہ حاتم بن عنوان اصم
حضرت خواجہ حاتم رحمۃ اللہ علیہ بن عنوان اصم	سنہ ۲۳۷ھ	•	کنیت آپکی عبد الرحمان ساکن بلخ بزرگان خراسان مین مشہور گزرے ہین صاحب زہد و تقوے و ریاضت و مجاہدہ و غط آپ کا بالکل شمشیر برہنہ تہا ریا سے پاک خلیفہ آپ کے شیخ احمد خضرویہ سنہ ۲۴۰ و شیخ محمد رازی و شیخ ابو تراب بخشی
حضرت شیخ ابی تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ جمادی الاول سنہ ۲۴۵ھ	بصرہ	کنیت آپکی عسکر بن محمد اکمل مشایخ خراسان صاحب تقوی و مجاہدہ تیس سال ہیم تکیہ پر تکیہ نہین اور شیخ حاتم عطار بصری سے بہی استفادہ اُٹہایا خلیفہ آپکے شیخ ابی عمر۔
حضرت شیخ ابی عمر رحمۃ اللہ علیہ انکے مرید حضرت شیخ محمد جعفر رحمۃ اللہ علیہ ہوے	•	•	ان دونون بزرگون کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا۔
حضرت شیخ ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ مرید شیخ محمد جعفر کے	سنہ ۳۳۱ھ	شیراز عمر آپکی ۹۵ سال	نام آپکا محمد بن خفیف از اولاد ملوک نیشاپور قطب وقت مقتداے روزگار صاحب ریاضت و تقوے آپکو ارادت شیخ احمد رویم سنہ ۳۰۳ سے بہی تہی۔ خلفا آپکے شیخ ابی عباس نہاوندی۔
حضرت شیخ ابی عباس احمد نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ بن محمد فضل	سنہ ۳۶۰	نہاوند	شاگرد جعفر خلدی کے صاحب مقامات عالی شریعت و طریقت مین قدم راسخ رکہتے تہے خلیفہ آپکے شیخ عموویہ سنہ ۳۷۳ و شیخ اخی سراج۔
حضرت شیخ اخی سراج زنجانی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۳۵۷ھ	نہاوند	جامع کمالات ظاہری و باطنی صاحب خوارق و کرامت ارشاد طالبان و ترتیب مریدان مین ید طولی

نام	سنہ	مقام	حالات
			رکھتے تھے خلیفہ آپ کے شیخ محمد عمویہ بن عبد اللہ سہروردی۔
حضرت شیخ محمد عمویہ بن عبد اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۴۷۳ھ	بغداد	آپکو خرقہ خلافت شیخ اسود احمد دینوری سنہ ۳۶۶ سے ہی پہونچا کہ وہ مرید شیخ ممشاد علو دینوری کے تھے وہ مرید خواجہ جنید بغدادی کے وہ مرید خواجہ سری سقطی کے وہ مرید خواجہ معروف کرخی کے وہ مرید شیخ داؤد طائی کے سنہ ۱۶۲ وہ مرید خواجہ حبیب عجمی کے سنہ ۱۵۶ وہ مرید خواجہ حسن بصری کے چنانچہ بوجہ اس سلسلہ کے ہمارا تعلق خانوادہ حبیبیہ سے ہی ہے۔ خلیفہ آپکے شیخ ابو نجیب سہروردی۔
خواجہ شیخ ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۵۶۳ھ	بغداد	عالم علوم ظاہری و باطنی صاحب تصنیفات کثیرہ اولاد سے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق کے اور شیخ احمد غزالی سے ہی آپکو خرقہ خلافت پہونچا خضر علیہ السلام ہمیشہ آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ خلیفہ آپ کے شیخ شہاب الدین
امام المتاخرین قطب العارفین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۶۳۲ھ	ایضاً	صاحب خانوادہ سہروردیہ اور حضرت غوث پاک سے ہی سلسلہ قادریہ میں خرقہ خلافت پایا خلفا آپکے شیخ نجم الدین و سید نور الدین مبارک و شیخ سعدی و شاہ ترکمان دہلوی و شیخ بہاء الدین ملتانی و شیخ نجیب الدین علی برغش و شیخ محمد یمنی و شہاب الدین رومی۔
حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ وجیہ الدین	سنہ ۶۶۶ھ	ملتان	اکابر اولیائے ہند صاحب کرامت آپکے جد کمال الدین علی شاہ قریشی مکہ سے خوارزم وہاں سے ملتان میں آکر مقیم ہوئے غوث صاحب اول درجہ کے سیاح گزرے ہیں بغداد پہونچکر شیخ شہاب الدین کے مرید ہوکر خرقہ خلافت پایا عالم حدیث بھی تھے خلفا آپکے شیخ صدر الدین عارف حسام الدین بداونی

			فخر الدین عراقی حسن افغان سید جلال الدین میر شاہ سرخ بخاری سید لعل شہباز سیوستانی ہی۔
حضرت شیخ صدر الدین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بن بہاؤ الدین ملتانی	۳ ذی الحجہ سنہ ۶۸۴ھ	ملتان	صاحب کشف و کرامت و سخاوت عطا عالم علوم ظاہری و باطنی خلفا آپکے شیخ رکن الدین و شیخ صلاح الدین چشتی دہلوی و شیخ علاؤ الدین ملتانی
حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی بن شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۷۳۵ھ	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت اپنے جد سے ہی پایا کتب تاریخ صوفیہ آپکے فضایل سے پر ہیں بلکہ بعض ملفوظات چشتیہ میں بہی ذکر خیر موجود ہے خلفا آپکے سید جلال الدین مخدوم جہانیان و شیخ ابو حاکم قریشی انکا شیخ اسمٰعیل شیخ وجیہ الدین عثمان سیاح سنامی شیخ جمال خندان۔
حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۶۹۰ھ	اوچ شریف	علاوہ اپنے پیر کے اور سو سلسلوں میں آپ اجازت یافتہ تہے بعد اسکے ہر سلسلہ میں آپکا فیضان جاری ہوا فضایل آپکے احاطہ تحریر سے افزون ہیں خلفا آپکے شیخ کبیر الدین اسماعیل و سید صدر الدین راجو و سراج الدین و برہان الدین۔ قطب عالم داخی راجگری۔
حضرت سید صدر الدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ۔	۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۲۷ھ	اوچ شریف علاقہ بہاولپور	مرید اپنے پدر سید احمد کے اور اپنے برادر کلان مخدوم جہانیان سے ہی خرقہ خلافت پایا عہد فیروز شاہ میں دہلی آئے مبارکشاہ کے عہد میں صاحب سجادہ ہوئے بعد آپکے سید صدر الدین آپکے فرزند سجادہ نشین ہوئے
حضرت شیخ علم الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ صفر	احمد آباد	ذکر خیر آپکا حصہ اول میں ہو چکا ہے آپکے خلیفہ شیخ محمود راجن چشتی ہوئے اونکے خلیفہ شیخ جمال الدین جمن چشتی ہوئے اُنکے خلیفہ شیخ حسن محمد صاحب ہوئے ان جملہ حضرات کے اذکار بہی حصہ اول میں ہو چکے ہیں تا حضرت خواجہ فرید ثانی سلمہ الرحمانی۔

سلسلہ شریف نقشبندیہ فریدیہ

اسم بزرگ	سن و ماہ وفات	جائے مزار	کیفیت
حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول رسول مقبول علیہ السلام	بروز جمعہ ۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳ھ	مدینہ منورہ	کنیت افضل البشر نام نامی عبد اللہ بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن غنم لقب صدیق اکبر و عتیق دو سال تین ماہ کار خلافت اسلوبی کے ساتھ انجام دیا آپکے عہد مین نہایت درجہ ترقی اسلام ہوئی نصارا پر برابر فتوحات ہوتے رہین فضایل حضرت کے مطالع کتب دینی سے معلوم ہو سکتے ہین ۔
حضرت سلمان فارسی ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۳۳ھ	ایضاً	آپ صحابہ کرام سے ہین متوطن اصفہان کے عمر آپکی طویل ہوئی ہے جنگ خندق مین سرور عالم نے اہلبیت کے خطاب سے معزز فرمایا آپکی عمر مین راویان اخبار کا اختلاف ہے بعضے تین سو ساٹھہ ۔ بعضے پانسو بعضے ایکہزار سالہ عمر کہتے ہین
حضرت ابو القاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ ۔	سنہ ۱۰۷ھ	ایضاً	اپنے عہد مین مدینہ کے صاحب فتوہ اور استاد العلما تہے عالم علوم ظاہری و باطنی مین افضل تر تہے ۔
حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۴۸ھ	جنۃ البقیع	سلسلہ قادریہ مین دیکھو
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۔	۱۴ شعبان سنہ ۲۶۱	بسطام	اکمل الاولیا عہد بیر زمانہ صاحب مراتب عالی متعالی آپکے ذکر خیر سے کتابین پُر ہین خلفا آپکے شیخ مسعود خرقہ شکر بار شیخ ابراہیم خرقہ جنت بار شیخ محمود خرقہ ہزا میخی اس خرقہ کے فقیر دکن مین بہت ہین اور شاہ عبد اللہ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔	سنہ ۴۲۴ھ	خرقان	نام آپکا علی بن جعفر رہنے والے موضع خرقان کے قطب عہد امام زمانہ تذکرہ اولیاء ہند مطبوعہ میور پریس دہلی کے دیکھنے سے آپکا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ جو اس عاجز کی تالیفات سے ہے
حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔	سنہ ۴۷۷ھ	فارمد	نام آپکا فضیل بن محمد رہنے والے قصبہ فارمد کے کہ علاقہ طوس مین ہے شیخ ابو القاسم گرگانی سے بہی آپ کو خرقہ پہونچا۔
حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔	سنہ ۵۳۵ھ	مرو ملک ترکستان	کنیت ابو یعقوب متوطن ہمدان شیخ ابو اسحاق شیرازی سے بہی استفادہ تہا شیخ حسن سمنانی اور شیخ عبد اللہ کے صحبت مین رہے ۱۸ برس کی عمر مین بغداد جاکر مولانا اسحاق سے حدیث پڑہی غوث پاک کیفیض پایا
حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔	سنہ ۵۷۵ھ	غجدوان	غجدوان بخارا سے چہ کوس ہے سلسلہ جدی آپکا حضرت امام مالک سے ملتا ہے آپکے والدہ سلاطین روم کی اولاد سے تہین دنیا اور اہل دنیا سے متنفر رہتے ہر وقت اندوہگین رہا کرتی۔ شیخ عہد قطب دوران گزری ہین۔
حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری	سنہ ۷۱۵ھ	ریوگر	عظمائے اولیاء وکبرائے مشائخ صاحب ترک وتجرید عالم باعمل زہد وریاضت مین شہرہ آفاق گذرے ہین۔
حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔	سنہ ۷۱۷ھ	فغنی یہ مقام بخارا سے ۳ کوس ہے	{ آپ تمام پیر بہائیون مین ممتاز صاحب زہد وتقوی وعشق ومحبت ذکر جہر بیعت کرتے تہے }
حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۷۲۱ھ	خوارزم	صاحب مقامات بلند وکرامات ارجمند گزرے ہین روزی بوجہ حلال پیدا کر کے کہاتے کسی نے آپ سے

			پوچھا کہ ایمان کیا ہے فرمایا کندن و پیوستن یعنی فرد نیا کندن واز خلق پیوستن ۔
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ	۷۵۵ھ	قصبہ سماسی	ایک مدت خدمت پیر مین بمقام خوارزم حاضر رہ کر کار اصلی کی تکمیل کی اور سماسی توابع رامیتنی مین ہے ۔
افضل الاولیا حضرت سید خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ	۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ	قصبہ سوخار	سوخار مین پیدا ہوے ولی مادرزاد تہے تمام ملک خراسان آپکا غلام تہا چنانچہ امیر طرا غان پدر حضرت امیر تیمور آپکے مرید تہے بعد مین امیر صاحب بہی آپکے مرید ہوئے اور خرقہ خلافت پایا ایک دنکی کرامت ہے کہ جوکچہ تبرک آپنے امیر صاحبکو عطا فرمایا تہا جبتک وہ ہمارے ہان رہا سلطنت کو ترقی ہوتی رہی محمد شاہ کے عہد مین وہ تلف ہوا سلطنت مین بہی ضعف آیا جسکو مین نے تذکرۂ اولیاء ہند مین مشرح درج کیا ہے ۔
حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ	قصر عارفان متصل بخارا	امام طریقت پیر شریعت ماہر انوار حقیقت و معرفت پیشوائے اہل سنت جماعت کشف و کرامت روحانیت خواجہ عبدالخالق سے فیض پایا باقی ۔
خواجہ یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ	۸۵۱ھ	قریہ بلغنو	عالم علوم ظاہری باطنی قطب وقت تہے عہد گزرے ہین قصبہ چرخ علاقہ غزنی مین ہے ۔
حضرت خواجہ ناصرالدین احرار رحمتہ اللہ علیہ	غرہ محرم ۸۹۵ھ	سمرقند	پیر حضرت صاحب اور آپ سمجہین یعنے دو بزرگ فاروقی مین متوطن شاش اور بہت سے بزرگو نسے فیض پایا خلفاء آپکے خواجہ باقی باللہ دہلوی ۱۰۱۲ خواجہ محمد قاضی ۹۰۶ مولانا سید حسن میر عبدالاول ۹۱۲ تاشکندی خواجہ نورالدین ۹۱۱ خواجہ مسعود ۹۲۲ مولانا زادہ ترازی ۹۲۴ خواجہ محمد یحیی پسر حضرت ۹۰۶ خواجہ خواجگان پسر حضرت ۹۱۱ ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ ۹۳۷ خواجہ عبدالحق انکے مرید امیر عبداللہ انکے مرید سید امیر ابوالعلی اکبر آبادی ۱۰۶۱ مین فوت ہوئے خواجہ باقی باللہ کے مرید مجدد صاحب ۔
حضرت خواجہ محمد قاضی رحمتہ اللہ علیہ	۹۱۲ھ	ملک خراسان	اول من جانب سلطان سے قاضی تہے آخر ترک کرکے خواجہ احرار کے مرید ہوئے اور سلسلۃ العارفین اپنے پیر کے شان مین لکہی خلفا آپکے بیشمار گزرے مین ترکستان مین آپکے خلفا کے چند خانقاہ مین ہنوز آباد اور موجود ہین ۔

حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ بن خواجہ محمد درویش	سنہ ۱۰۰۸ھ	امکنگ مضافات سمرقند	آپکو نعمت اپنے والد سے بہی پہونچی کہ جو مرید مولانا زاہد ولی بخشی کے تہے وہ مرید خواجہ احرار کے عالم علوم ظاہری وباطنی صاحب سخاو عطا و ذوق شوق ہمیشہ بے خورد خواب بسر فرماتے تہے -

حضرت خواجہ محمد کلان دہبیدی رحمۃ اللہ علیہ انکے مرید خواجہ ہاشم دہبیدی ہوئے اونکے مرید خواجہ محمد امکنگی ہوئے اونکے مرید امیر محترم متوکل علی اللہ ہوئے اونکے مرید حضرت شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ ہوئے باقی تا حضرت خواجہ بندہ پرور فرید ثانی سلمہ الرحمانی سلسلہ قادریہ مین دیکہین -

واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ مین حضرت سید محمد نور بخش قادری کو اجازت شیخ نجم الدین کبرا سے تہی اس وجہ سے اس سلسلہ شریف مین ہمارے ہان بہی اجازت ہے جیسا کہ مجموعۂ تصوف مین طبع ہو چکا ہے اور سلسلہ فردوسیہ مین بہی سید صاحب موصوف کی وجہ سے اجازت ہے اور سلسلہ مغربیہ مین ہمارے ہان شیخ محمود راجن چشتی سے اجازت ہے اون کو اجازت شیخ احمد کہٹو سے تہی چنانچہ سلاسل فخریہ فریدیہ مین طبع ہو چکا ہے اور سلسلہ شطاریہ مین حضرت شیخ محمود راجن صاحب کو اجازت شیخ امادن سے تہی وہ ہنوز چلی آتی ہے - باقی ہمارے حضرت صاحب جملہ سلاسل مین مرید فرماتے ہین اللہ تعالیٰ ذات بابرکات کو ہمیشہ ہم غلامون کے سر پر سلامت باکرامت رکہے - آمین - ثم آمین -

تمت